درس حدیث

محمد اظہر مدنی

صحت اور وقت

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة والفراغ. (رواہ البخاری)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں زیادہ تر لوگ خسارہ میں رہتے ہیں تندرستی اور خالی وقت۔

اس حدیث میں انسان کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا ہے۔ وقت اتنا قیمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی وقت کی قسم کھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کی قسم کھاتا ہے تو اس کا مقصد اس چیز کی اہمیت کو بتانا ہوتا ہے جیسا کہ سورہ عصر میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی قسم کھائی ہے۔ فرمایا: وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورہ العصر ۳) ''زمانے کی قسم۔ بے شک انسان سرتا سر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔''

حدیث کی متعدد روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آخرت میں وقت کا بھی حساب لیا جائے گا وقت بھی اللہ کی نعمت ہے اللہ تعالیٰ انسان کو وقت دے کر بھی آزمانا چاہتا ہے کہ میرا بندہ وقت کا کتنا صحیح استعمال کرتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہے کہ اس کی طرف سے جو وقت دیا گیا ہے اس کو لایعنی کاموں میں صرف کر رہا ہے۔ آج سوشل میڈیا کا دور ہے کتنے لوگ ہیں جو اپنے وقت کو سوشل میڈیا کے مختلف سائٹوں پر یوں ہی گزار دیتے ہیں۔ سوشل میڈیا یقیناً آج انسان کی ضرورت ہے اس کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مشاہدہ بتاتا ہے کہ زیادہ تر لوگوں کا نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اور نہ کوئی ہدف جبکہ قیامت کے دن اسی وقت کے بارے میں سخت حساب لیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے:

لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن اربع : عن عمره فيما افناه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه (رواه الترمذی، فی صفة القيامة حسن صحيح وصححه شيخ البانی رحمه الله)

یعنی ''بندہ کے قدم اس وقت تک نہیں ہل سکیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کہاں گنوائی؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے کہاں کھپایا؟

یہ حقیقت ہے کہ لوگ وقت اور صحت کے بارے میں غفلت میں رہتے ہیں۔ جب تک ان کے پاس صحت وتندرستی رہتی ہے تو غفلت میں اس کو ضائع کر دیتے ہیں جبکہ اللہ نے صحت دے کر انسان کو موقع دیا ہے کہ وہ اپنی صحت کو اس کی عبادت اور لوگوں کی بھلائی اور خدمت خلق میں صرف کرے لیکن افسوس ہے کہ زیادہ تر لوگ صحت کو بھی لاپرواہی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ جوانی میں عبادت کی فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن بہت سے لوگ وقت گزرنے کا انتظار کرتے ہیں لیکن زندگی کے بارے میں کسی کو کیا معلوم کہ وہ صحت مند رہے گا یا اس دنیا سے دوسری دنیا کے لئے رخصت ہو جائے گا یا اتنا بیمار پڑ جائے گا کہ وہ عبادت اور خدمت خلق کو تو دور کی بات خود کو بھی سہارا دے پائے گا یا نہیں۔ اس لئے صحت اور وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اللہ کی ان دونوں نعمتوں کو اللہ کی عبادت اور مفید کاموں میں گزارنا چاہیے اور مستقبل کے بارے میں قیاس آرائی سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سبھی لوگوں کو وقت اور تندرستی کا خیال رکھنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

☆☆☆

اصغر علی امام مہدی سلفی

اداریہ

احترام انسانیت اور پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

مشن جاری رہے...

عقیدۂ توحید اور توحید اتباع سنت نبوی جو ہر مومن کی اصلی شان اور حقیقی ایمان ہے، کا تقاضا ہے کہ بندۂ مومن اپنے رب کریم ورحیم کا پرستار اور اس کا عبادت گزار بن جائے اور اس الرحمٰن الرحیم اور رب العالمین کی مخلوق اور اس کے بنائے ہوئے اصلا مکرم ومعزز انسان کے ساتھ خاص طور پر رحم وکرم کا معاملہ کرے۔ اگر وہ واقعی زمین پر رحمان ورحیم اور رب کریم کی عبادت کا دم بھرتا ہے تو وہ اس کی مخلوق خصوصا انسان پر مہربان ہوجائے اور اگر وہ ’’الراحمون یرحمهم الرحمان، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء‘‘ کا مصداق ٹھہرنا چاہتا ہے تو وہ پوری کائنات اور اس کے ذرہ ذرہ کے خالق کا خیال رکھے اور خدمت خلق خدا کو عبادت سمجھے۔

توحید اتباع رسول گرامی قدر پر ایمان کامل اور عزم بالجزم ہے تو اس کا بھی لازمی تقاضہ ہے کہ ان سے واقعی دل کی گہرائیوں اور ایمان کی پنہائیوں سے محبت کرے، آپ کو نمونہ اور اسوہ کامل مانے اور اسی میں دینی، دنیوی واخروی زندگی کی کامیابی وکامرانی سمجھے۔ اسے سعادت دارین کے حصول کا واحد راستہ جانے اور طرق متفرقہ اور سبل مشتتہ اور مسالک وملل قددا اور تمام معبودان باطلہ جن میں سب سے بڑا الہ اور سب سے بڑا معبود اس کا نفس امارہ ہے، سے کٹ کر حنیفا مسلما بن جائے۔ رحمۃ للعالمین کی طرح گالیاں سن کر دعائیں دے، جو خلق الٰہی کے لیے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیا لو تھے، جو دوست تو دوست، دشمن کو بھی گالیاں کھا کر دعائیں دیں۔ پتھر کھا کر پھول برسائے۔ گھر اجاڑ دینے والوں کو بصد احترام بسایا، دہشت وبدامنی پھیلانے والوں اور ظلم ڈھانے والوں کے گھروں کو انہی سے آباد کرایا اور اسے جائے امن قرار دیدیا۔ خود بھوکے رہے، لیکن دشمنوں کو کھلایا۔ خود پیاسے رہے اور دنیا کو آب زلال سے سیراب وآسودہ کیا اور کرایا اور واقعی رحمۃ للعالمین بن کر سارے عالم کو عملی، قولی وفعلی وتقریری طور پر اپنی رحمت کا سزاوار بنایا اور انسانیت کا وہ سبق پڑھایا کہ جس

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

مولانا محمد خورشید عالم

مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی　مولانا شہاب الدین مدنی　ڈاکٹر سعید احمد مدنی

مولانا اسعد اعظمی　مولانا طہ سعید خالد مدنی　مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
اسلام انسانیت کا سب سے بڑا علمبردار	۱۱
احترام انسانیت اور مذاہب عالم	۱۵
دنیا کا ہر انسان اصلاً معزز ومحترم ہے	۱۷
زبان کی حفاظت کا حکم	۱۸
کیا تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینا...	۲۰
۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بابت اعیان جماعت کے تاثرات	۲۴
نظم استقبالیہ	۲۷
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۲۸
جماعتی خبر	۲۳
اپیل	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ ـــــــــــ ۱۵۰/روپے

فی شمارہ ـــــــــــ ۷/روپے

پاکستان ـــــــــــ ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

نے انسان ہونے میں تمام بھید بھاؤ اونچ نیچ اور شریف ووضیع کی تفریق مٹادی۔عرب جو اپنے آپ کو سپیریر کہتے نہیں تھکتے تھے، زبان وبیان میں یہی نہیں کہ اپنے آپ کو ہی ناطق اور زبان آور کہتے تھے بلکہ اس زبان درازی میں وہ ساری انسانیت کو ہی گونگا، بہرا اور صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (سورہ بقرہ:۱۷۱)''وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، انہیں عقل نہیں۔'' کے درجے میں رکھتے تھے اور بیک زبان ان کو عجمی کہہ کر خاموش کردیتے تھے اور ان کو جانور گردانتے نہیں تھکتے تھے، لیکن آپ نے بیک وقت یہ ساری تفریق مٹادی اور ساری انسانیت کے لیے احترام واکرام اور عزواشان کی نوید جانفزا سنائی:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِيْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلا. (سورہ اسراء:۷۰)
''یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. (سورہ تین:۴)''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔''

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلائِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِيْ الْأَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَن يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّيْ أَعْلَمُ مَا لا تَعْلَمُوْنَ. (سورہ بقرہ:۳۰)
''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے''۔

اور بتایا کہ انسان مسجود ملائکہ ہے، جو نیکوکار رہو وہ جنت کا وارث ہوگا۔ نیز یہ کہ انسان کی شرافت وکرامت کو مزید نکھارنے اور مس خام کو کندن بنانے کے لیے خلاصہ خلق انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا سلسلہ جاری کیا، جس کی آخری کڑی میں ہوں یعنی سید ولد آدم، زبدہ وخلاصۂ کائنات، امام الانبیا، رحمۃ للعالمین اور ساری مخلوق میں صادق وامین محمد رسول اللہ ﷺ۔ جنہوں نے اپنی حمایت میں کھڑے ملک الجبال کو صاف صاف جواب دے دیا اور ارحم الراحمین کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے روئے زمین کے سب سے بڑے اور بدتر دشمنوں، لہولہان کرنے والے ظالموں اور ساری انسانیت کے لئے سب سے عظیم نعمت، نعمت ایمان کے ٹھکرانے والوں کو اپنی قوم قرار دے کر یہی نہیں کہ ان کے ساتھ عفوودرگزر کا معاملہ کیا اور ان کو ہلاکت سے بچانے، تباہی سے محفوظ کرنے اور سر پر آئی ہوئی اور منڈلاتی ہوئی مرگ انبوہ کو ٹالنے کے لئے دعا کی بلکہ ان کو ابدی سعادتوں سے مالامال کرنے اور نعمت ہدایت سے سرفراز کرنے کے لئے بدرگاہ پروردگار درخواست فرمائی۔ **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔**

آہ بلکہ واہ کسی بڑے سے بڑے منعم ومحسن کی طرف سے کسی محتاج ومحبوب کو دینے کے لئے اس سے بڑا اعزاز واکرام، اس سے بڑی دولت ونعمت، اس سے زیادہ رحم دلی، اس سے بڑھ کر ادفع بالتی ہی احسن کا مظہر اور عفوودرگزر اور مقام واحترام اور کیا ہوسکتا ہے اور اس سے زیادہ کوئی کسی کی پیروی وسفارش اور اس کی طرف سے عذرداری اور دلداری ودل کشی اور کیا ہوسکتی ہے!!! ہماری ۳۵ویں انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اس پیغام احترام انسانیت کو اگر ایک فرد نے بھی سمجھ لیا تو گویا ہماری پوری کانفرنس کو کامیابی وکامرانی، قبول آسمانی ورحمانی اور نفع عوامی وانسانی کا سرٹیفیکیٹ ہی نہیں رب کی رضا کا پروانہ مل گیا اور کانفرنس کامیاب ہوگئی۔

اس وقت انسانیت کو سب سے زیادہ ضرورت انسانیت نوازی اور احترام انسانیت کی ہے۔ جو مال ودولت، مادی ترقی اور شمسی وقمری اور ارضی وسماوی سربلندی سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بلکہ یہ مکمل طور پر اپنی جامعیت، کاملیت اور شمولیت اور مانعیت وعمومیت کے ساتھ جاری وساری ہوسکتی ہے اور خوشگوار وپرامن ماحول پیدا ہوسکتا ہے تو صرف اور صرف عقیدۂ توحید، دین پسندی، اللہ تعالی کے خوف وتقوی اور اس کے رسول رحمۃ للعالمین اور نبی انس وجن محمد ﷺ کے طریقہ کو اپنانے سے۔ یہ ذمہ داری اس کے حاملین اپنے قول وکردار سے ہی ادا کرسکتے ہیں اور یہ فریضہ خیر امت ہی انجام دے سکتی ہے۔ مذاہب عالم کے ماننے والوں کے یہاں اگر کوئی خیر بچا ہوتا تب بھی اسی امت وسط اور امت خیر کا منصب وفریضہ تھا کہ وہ سب کو گلے لگاتی اور سنت مصطفوی کو طائف، بدروحنین، فتح مکہ کے اعلامیہ، حلف الفضول، میثاق مدینہ اور خطبۂ حجۃ الوداع کے سارے بنود اور دفعات کی روشنی میں اپناتی، اللہ ارحم الراحمین، رب العالمین اور اس کے نبی رحمۃ للعالمین کی صفات وخصوصیات وامتیازات کی روشنی میں اختیار کرتی اور احترام انسانیت کی مہم کو محض اپنا فریضہ اور اللہ کی مخلوق اور اس کے عباد وبلاد کی خدمت سمجھ کر انجام دیتی۔

آہ وہ کیسے تھے کہ سخت سے سخت ظالم اور جانی دشمن کو اپنے رب کا یہ پیغام سناتے تھے

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (سورہ زمر:۵۳)
”(میری جانب سے) کہہ دواے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پرزیادتی کی ہےتم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، بالیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کوبخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے“۔

” **یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته محرما فیما بینکم فلا تظالموا**“. (صحیح مسلم) ”اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپرظلم کوحرام قرار دیا ہے اوراسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے،توتم ایک دوسرے پرظلم نہ کرو“۔

تعارف وتحابب اورحقوق العباداداکرنے کے لئے ،شعوب وقبائل اور بطون وافخاذ توبنائے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی وجہ امتیاز وافتخارنہیں ہے، بلکہ ”**کلکم من آدم وآدم من تراب لافضل لعربی علی عجمی ولا لأبیض علی اسود الا بالتقوی**“. ”تم سب آدم سے ہواورآدم مٹی سے بنے ہیں، کسی عربی کوعجمی پرفضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی گورے کوکسی کالے پر،مگرتقوی کی بنیاد پر“۔

سب کا احترام لازم ہے،لیکن اللہ کی قربت اورتقوی وخشیت الٰہی کی روشنی میں یک گونہ امتیاز بھی ایک حقیقت ہے۔اگرایسا ہوگیا تو پوری انسانیت کی کامل مراعاۃ حقوق واحترام کے ساتھ عدالت وصداقت ومحبت اور شہادت کافریضہ انجام پائے گا۔

اوراسی احساس مسئولیت وذمہ داری نے مسلمانوں کوعموما اور کتاب وسنت کےعلم برداروں کوخصوصاً،انسانیت کے ہرنازک موڑ پر پیام احترام انسانیت سنایا ہے۔اس وقت بھی جبکہ مختلف ذرائع اوروسائل سےنفرت کی آگ اگلی جارہی ہے ، انسانیت کی توہین وتذلیل کا بازار گرم ہے، وہ پانچ حقوق جوسب کے یہاں مسلم تھے اور ان میں کوئی بھید بھاؤ تھا،نہ رہا ہے اور دین پسندوں اورعقلمندوں کے یہاں مسلم رہے ہیں، وہ بھی مختلف حوالوں سے پامال ہورہے ہیں،غلط فہمیوں کی وجہ سے ہورہے ہیں،غلط پروپیگنڈوں کی وجہ سے ہورہے ہیں، دوریوں اور متعدد مجبوریوں بلکہ محصوریوں کی وجہ سے ہورہے ہیں۔کمیونیکیشن گیپ ہے۔حالانکہ

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

آج جب کہ اس سرزمین وطن عزیز پرہی نہیں ساری دنیا میں رنگ ونسل، جغرافیہ اورزبان وخاندان کی بنیاد پرگھر گھر اور بھائی بھائی میں لڑائی جاری ہے اور احترام انسانیت پامال اورعزتیں نیلام ہورہی ہیں، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند جوحقیقت میں کتاب وسنت کی علمبردار ہے اورکسی بھی طرح کے گروہی ،مسلکی ، مذہبی اور جاہلی چیخ وپکاراورنعرہ وشعارسے درکنار ہے کی دعوت پر بھارت کی راجدھانی ، وطن کے مرکز اورمختلف ادوار میں ملک کے عاصمہ اور دارالحکومت دلی کے قلب میں دل والوں کے شہر کے رام لیلا میدان (وادی انسانیت) میں اسلام کے پیغام احترام انسانیت نیز دیگرتمام مذاہب کے دھرم گروؤں کے وچاروں اورسندیشوں کوعملا عام کرنے کے لئے تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ کی بنیاد پرلَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ کی روشنی میں اورخَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ کی یکسانیت ویکجہتی کی بنیاد پراجتماعی پیغام دینے کے لئے ملک وبیرون ملک سےعلماء وعوام ،دھرم گرو،اوردانشوران اکٹھا ہوئے اوردل کی بات سنائی اور ہرطرف سےایک ہی آواز آئی اورسب نے ہردل کی کہانی اورورد سنائی اور کہا کہ ہم ہیں بھائی بھائی، ہماری سدا رہے گی یہ یکجائی، جب تک مٹ نہیں جاتی نفرت، ذلت ورسوائی اورانسانیت کی ساری کھائی۔

یہ پیغام ہمارےعلماء نے،خطیبوں نے، جمعیت کے ذمہ داروں نے، دینی وعصری درسگاہوں کےعلمبرداروں نے، دین وخدمت خلق کے سپہ سالاروں نے اور مذاہب اور دھرموں کے سرداروں نے دیا اور یہ پیغام انسانیت تمام صوبوں سے جوق در جوق آئے ہوئے سارے بھائیوں نے دل کے کانوں سے سنا، دل کی گہرائیوں میں پیوست کیا اوراس عزم کے ساتھ گئے کہ ہم روزانہ اپنےمسلم، ہندو،سکھ،عیسائی، بدھ،جینی اور تمام برادران وطن اورانسانی برادری کا احترام انسان ہونے کے ناطے کریں گے۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔سارے انسانوں کے رہبر ورہنما اور ہادی برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ نفرت اورعداوت کے ماحول میں اپنے غیرمسلم بھائی عبداللہ بن اریقط کا کیا احترام کیا کہ اپنا دلیل ورہنما بنایا اورزندگی کے سب سے زیادہ پرخطراورطویل تر سفر،انتہائی کسمپرسی والےسفر، ادھی وامرسفراور بےحدوبےپناہ پرہول ومضرسفر کواپنے غیرمسلم رفیق سفر کی اگوائی میں بےضررسفر بنایا۔آہ اس نبی مکرم کے احترام انسانیت کے پیغام کی اس ادااوراسوہ پربھی سوسوجان سےقربان ہونے کودل چاہتا ہے۔ورنہ کون نہیں جانتا کہ فرشتے قطاراندرقطارآسمان کے تارے وستارے اورسیارےسب فرش راہ وحاشیہ برداراور پابرکاب چلنے کے لئے تیار کئے جاسکتے تھے۔جس کی پرواز کے سامنے راز دار انبیاء ورسل جبرائیل امین درماندہ رہ گئے ہوں اورسدرۃ المنتہی تک پہنچ کرآپ ہی راہی اورآپ ہی رہبر کشاں کشاں رواں دواں ہوں اور جہاں سے آگے جلنے لگے ہوں جبریل امین

رسول رب العالمین الی الانبیاء والمرسلین کے پر،اس کے لیے ایک غیر مسلم کی رہنمائی کیا معنی رکھتی ہے!!!

لوگوسنو،جن کے ایمان چھوئی موئی کے ہیں ان کا اور وہ دین اسلام جو دین انسانیت اور دین کائنات ہے اور جسے رب العالمین، رب رحیم ،روف وکریم نے مقرر فرمایا ہے اور حضرت انسان نے جن کو خود اپنے ہاتھ سے بنا کر خصوصی عزت افزائی کی ہے اور جن کو ان کے رب سے ملانے اور اس دین کی طرف بلانے والے نبی رؤف ورحیم جنہوں نے اعلیٰ نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کیا اور جن کی وجہ سے یہ دین انسانیت ساری دنیا میں پھیلا ان کا کیا مقابلہ؟

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ان کا دشمن سب کا دشمن اور سب سے خراب وخطرناک اور خبیث دشمن، کیونکہ وہ سب سے افضل ہیں اس لئے ان کا دشمن ارذل دشمن، مگر ہم اس تقابل میں کہاں سے آگئے اور ہمارے دشمن کہاں سے لائق ذکر ہوگئے؟ چاہے مذمت کے لئے ہی سہی۔ ہے کوئی نسبت؟ پھر تم کیسے چھوئی موئی ہو کہ تمہارے بقول کسی غیر مسلم، فاسق مسلم، گنہگار مسلم، عاصی مسلم اور خاطی مسلم کے آجانے سے تمہارا ایمان وعقیدہ اور منہج سب برباد ہوجائے۔تم نے اگر ولاء وبراء کا یہی مطلب سمجھا ہے اور تکفیر اور اس سے سنگین ترین مسئلہ تکفیر سلفیین والا جب کام وسلوک اور فہم وبرتاؤ ہے تو ایسی سلفیت کا اللہ ہی مالک ہے۔ اللہ، اس کے رسول اور مومنین ابن تیمیہ، ابن قیم، امرتسری، غزنوی، شاہ اسماعیل شہید، سید احمد شہید، مولانا آزاد اور شیخ الکل فی الکل (شمس العلماء) میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی علیہم الرحمہ والرضوان سب کے نام پر داغ ہے۔عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین جو نبی ﷺ کے خلاف یہود ومشرکین سے ساز باز کرنے والا، ازواج مطہرات پر افک وبہتان باندھنے والا، علی الاعلان دین اسلام اور نبی کی عزت کی دھجیاں اڑانے والا، برسر عام دھمکانے والا اور مذاق واستہزاء کرنے والا تھا اور جس کے بارے میں قطعی وحی نازل ہوچکی تھی، اس کے باوجود اس کو قمیص مبارک عطا کرنا اسلامیت وسلفیت ہے یا تمہارے مزعومے کے مطابق خاکم بدہن عصبیت وہلاکت اور غیر منہجیت ہے؟

عمر بن خطاب کے یہود کے عبادت خانے میں بیٹھنا اور تمہاری فکر وفلسفہ اور منہج کے مطابق (نعوذ باللہ) آئے ہوئے چانس کو چھوڑ دینا عقیدۂ توحید اور سلفیت اور اسلام کو خطرے میں ڈالنے جیسا ہے اور یہی اظہار حق ہے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ آخر عزیزو! تمہارے پاس آن واحد میں ایک ہرکارہ ان کا آجاتا ہے تو سو سو جان سے قربان اور دیدہ دل نچھاور اور سب کچھ مسخر کرتے ہو اور دہائی دیتے ہو اور اگر کوئی یہاں آجائے ”تعالوا علی کلمة سواء“ کی بنیاد پر، حلف الفضول کی بنیاد پر اور انسانیت کی بنیاد پر تو اصل عقیدہ ہی چرمرا جاتا ہے۔ یہ کیسا دوہرا رویہ ہے؟ دراصل خوارج کے جرثومہ کو ختم کرتے کرتے ایک دوسری انتہا تک پہنچ گئے اور خوارج ہی کے نقش قدم پر نہیں بھی چلے تو کم از کم اس کے اثرات سے بچ نہ سکے یا اپنی روش حسد وبغض سے تائب نہ ہوسکے۔عزیزو جو بھی ہو کسی بھی اچھے کام کے اچھے اثرات کو مٹانے کا جتن جماعت، جمعیت اور ملت اور خود تمہارے خود اپنے حق میں نہیں ہے۔تھوڑی سی دیر کے لیے سینہ کی آگ حسد کو تسکین ہوجاتی ہے مگر دسیسہ کاری وچالبازی اور پروپیگنڈائی مہم کامیاب نظر آتی ہے۔لوگوں کے اذہان سے مثبت اور خوشگوار یادوں اور اثرات کو محو کرنے یا اس کے دور ودیرپا انطباعات کو مٹانے اور ختم کرنے کی مکروہ سیاست تو تھوڑی دیر چل سکتی ہے، مگر اللہ جل شانہ کی شان نرالی اور جمالی وجلالی پر یقین کامل ہے کہ اس کی تقدیر وتدبیر کے سامنے سب کچھ فیل ہے۔انسان نہ سمجھے اور اپنی چال، جاہ مال، منصب، قول وقرار، حیل وکرار اور سیاست بدبودار جسے دعوها فانها منتنة کہہ کر اتباع سنت نبوی اور منہج سلفی واسلامی کو نہ اپنا کر خود اپنی جماعت اور ایمان کو نقصان پہنچا کر اور آخر کیا کرلو گے؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

عزیزوا! اللہ سے ڈرو۔ اے اللہ ہمارے ان بھائیوں کو اور ہم سب کو تقوی اللہ کو لازم پکڑنے کی توفیق وطاقت عطا فرما۔ شیطان کی چالیں بڑی باریک ہیں لیکن تو لطیف وخبیر اور عزیز وغالب ہے، اس پر ہمارا غلبہ عطا فرما۔ کیوں کہ

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آواز اذاں سے

الٰہی ہمیں ان مکروہ چالوں سے بچالے۔ الٰہی ویسے ہی ہم نرغہ شیاطین وانس وجن میں ہیں **یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اللهم اصلح لی شانی کله، ولا تکلنی الی نفسی طرفة عین** ۔اے اللہ یلغار داخلی وخارجی ہیں اور ہم بے کس وبے نوا۔ ہماری بگڑی بنانے والے ہمیں سیدھی راہ پر ان اندھیری راتوں میں اور بھانت بھانت کی باتوں سے بچ کر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ پروردگار عالم اے اللہ! ہمارے تمام معاملات وحالات واوقات میں درستگی وبہتری عطا فرما۔ ہم کو ہمارے نفس کے حوالہ کر کے مت چھوڑ دینا۔ ایک ثانیہ ولمحہ کے لئے بھی نہیں۔ ورنہ ہمارا سارا کیا دھرا اور ہم خود دست برد زمانہ کے شکار ہوکر رہ جائیں گے۔

الٰہی تو ہے بادشاہوں کا شاہ
تیرے آگے ہے سب کی نیچی نگاہ

اے اللہ ہم ہیں گنہگار، سراپا سیہ کار، غلطیوں اور خطاؤں کے پتلا کے، اوپر اعداء کی شماتت و چیخ وپکار اور دشمنوں کی یلغار۔ تو ہی ہمارا سہارا وسردار، پاک وپرودگار، ستار وغفار، یا معین ومددگار!

در در سے ٹکرا کرکے سر رکھا تیری درگاہ پر
تو بھی نہ کر در سے بدر، تجھ بن نہیں کوئی میرا
الٰھی عبدک العاصی اتاک
مقرا بالذنوب وقد دعاک
فان تغفر فانت ذاک اھل
وان تطرد فمن یرجی سواک

الٰہی ہم تیرے بندے ہیں، تو ہمارا آقا ومولی ہے۔ تو نے ہم کو کبھی نہیں چھوڑا۔ ہم کو تو علم وہنر سے نواز کر مسجود ملائکہ بنا دیا، فرشتہ صفت نہیں، بلکہ فرشتوں سے اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ اب ہم ہیں کہ کہیں دھرموں اور مذہبوں کے نام پر، کہیں ہوی وہوس کے لئے، کہیں زر، زمین اور زن کے لئے، کہیں منصب وجاہ اور مال ومنال کے لئے بھیڑیوں سے زیادہ اپنے بھائیوں اور انسانوں کے لئے نقصان دہ، فسادی اور بربادی کا سبب بنے جا رہے ہیں۔ الٰہی درد تو درد ہے وہ جس پیٹ وپیٹھ میں بھی سمائے۔ آنکھوں میں پڑ جائے، کانوں میں سما جائے، سر پر منڈلائے، پاؤں میں چبھ جائے، ستاتا ہے اور تڑپاتا ہے لیکن اس درد کی کوئی انتہا نہیں ہوتی ہے۔ اور دور اور دیر تک بلکہ قبر وحشر تک اور مرگ وما بعد الموت تک ستائے۔ جسد امت دعوت واستجابت کو لگ جائے تو وہ لامحدود ہوتا ہے۔ اپنا درد چاہے جتنا شدید ہو اس کا اندازہ ہوتا ہے مگر اپنوں کا درد نہاں ہوتا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ ماں کئی طرح کے درد میں مبتلا ہوتی ہے۔ بخار میں تپ رہی ہے، زخموں کی تاب لانے کی سکت نہیں ہے، مگر اپنی نظروں کے سامنے اپنے سے کم زخمی بچے کے درد سے اپنا درد اور زخم وہلاکت بھول جاتی ہے۔ دراصل تمہارا ایمان باللہ اور اس کے سامنے سربسجود ہونا اسی وقت معتبر ہوگا جب تم دوسروں کے درد والم کو محسوس کروگے۔ بلا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمدللہ کے بغیر نماز اور کونسی عبادت قبول ہوتی ہے؟ اب تم اسی جگہ فیل ہو رہے ہو۔ پہلے مرحلے میں گول ہو رہے ہو، بتاؤ تمہارا کون ہے یار ومددگار؟ جب رہا ہی نہیں تمہاری زبان پر پروردگار عالم کا نام، جب رہی نہیں کشور دل میں ارحم الراحمین کی حکمرانی اور عمل نے ثابت نہیں کیا کہ تم اللہ کی مخلوق اور اس کے بندوں کو پہچانتے ہو تو بھلا تم حقیقی معنوں میں مومن کیسے ہوئے؟ یہ تو ایمان کی جانکنی ہے کہ تم ایمان اور اسلام کا نام لیتے ہو اور تم اپنے قول وکردار اور عمل وکرتوت سے اس کی منافی کرتے ہو۔ اللہ کی محبوبیت کے دعویدار ہو اور اس کے شاہ کار انسانوں سے مختلف بنیادوں پر نفرت کرتے ہو۔ اللہ نے تم کو بشارت دینے والا اور انسانیت کا نغمہ سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، پولیس اور داروغہ نہیں کہ اہل ایمان کی تکفیر کی سندیں بانٹتے پھرو اور اللہ کے بندوں کو اپنی گفتار وکردار کے ذریعہ آب حیات دین اسلام سے متنفر کرتے رہو۔ آخر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ کا کیا مطلب ہے اور كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا کیا تقاضہ ہے؟ اور مختلف احوال ادوار میں رسول رحمت کے معالم ومواقف اور اسوہ حسنہ کی کیا معنویت ہے؟ کیا نجران کے عیسائیوں نے مہینہ بھر مسجد نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کی تھی اور کعبہ کی طرف رخ کر کے سورہ فاتحہ کے ساتھ دوگانہ، سہ گانہ، یا چہار گانہ نمازیں ادا کی تھیں؟

ذرا ایک اور ناحیہ سے غور کریں کہ ماں کی ممتا کچھ احمقوں اور نادانوں کو ایک روٹینی اور روایتی چیز لگتی ہے، اس لیے وہ اسے خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ انسان سے انسان کی محبت ومہربانی کی قدر نہیں کرتے۔ کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو ممتا کے تقاضے اور اس کی محبت کو اسی کے اندر محصور تصور کرتے ہیں کہ انسان اولاد کا صرف لاڈ وپیار کرے اور ان کے ناز ونخرے اٹھائے اور بس۔ کیوں کہ دنیا کی ریت ورواج کی مطابق جس طرح ماں نے محبت کیا تھا اسی طرح ہم بھی کر رہے ہیں۔ آپ غور کریں کہ اس سے بڑی بے تکی بات اور کیا ہوگی اور انسان کی اس سے بڑی توہین اور محبت کی اس سے بڑی ناقدری اور کیا ہوگی؟

دراصل ماں باپ کے لیے اولاد جو ایک امانت اور اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ جسے اللہ تعالی نے نسل انسان کی بقا، اس کی نشو ونما اور خلافت ارضی کا حق ادا کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اس کی پیدائش کے وقت سے ہی اسے جسمانی اور روحانی طور پر پروان چڑھا کر ایک انسان بنانا ہے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس زمین کو اپنے وجود سے جنت نشان بنا دے۔ وہ ایسا انسان کامل بن جائے کہ دنیا میں انس ومحبت کا چرچا عام ہو جائے، اس کی خوشبو سے زمین وآسمان اور فضائیں مہک جائیں۔ وہ ایسا شجر سایہ دار اور درخت پھلدار وذائقہ دار بن جائے جس کی چھاؤں میں انسان چین کی سانس لے، جس کی خوشبو سے مشام جاں کو معطر کرے اور جس کے پھل سے تازگی اور آسودگی حاصل کرے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس نئی پود کو لگانے سے پہلے سے ہی کتنے مرحلوں اور معاملوں سے گذرنا پڑتا ہے؟ اس کے لیے کس طرح بچی اور بچہ اور دلہا اور دلہن

تلاش کرنے پڑتے ہیں؟ کن بنیادوں پر ان کے اندر محبتیں پروان چڑھتی ہیں ؟ان کی نگہداشت کے لیے کتنے ہی سرد وگرم سہنے پڑتے ہیں؟ نبا تاتی پودے کے نشو ونما کے لیے دن بھر کی محنت کافی ہوتی ہے،مگر اس انسانی پود کی نشو ونما میں رات دن ایک کرنے پڑتے ہیں۔اسے غذا، ہوا، پانی، روٹی، کپڑا اور مکان، راحت وآرام اور سیفٹی کے سارے سامان مہیا کر دینے کے بعد بھی لوریاں دینی پڑتی ہیں۔اس کے لیے آکسیجن، ٹیمپریچر اور درجہ حرارت کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔صرف نظام قدرت کے حوالہ کر کے نہیں چھوڑ دیتے۔

بیماری کی صورت میں کبھی پیار سے اور کبھی سختی سے دوا کا کڑوا گھونٹ پلایا جاتا ہے۔اگر زیادہ نٹ کھٹ اور منہ زور ہے تو سرزنش وسزا بھی متعین کرنی پڑتی ہے۔اتالیق ومربی اور معلم کی ضرورت پڑتی ہے۔اس سب کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ بچے سے محبت،اس پر مہربانی اور شفقت وممتا کی کارفرمائی نہیں ہے، یا کم ہے۔ بلکہ یہ انتہائی محبت ونگہداشت اور بہترین، عمدہ اور خصوصی درجے کی عنایت ورعایت ہے۔کیوں کہ تربیت کا مفہوم ہی ہے کسی شئی کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے مسلسل ایسی دیکھ ریکھ رعایت وتابعت اور پیہم نگہبانی اور پروان چڑھانا کہ وہ دھیرے دھیرے واقعی درجہ کمال کو پہنچ جائے اور حسن وکمال اور جلال وکمال کا پیکر بن جائے۔چنانچہ جس کو جتنا زیادہ ادب سکھایا جاتا ہے اور جتنا زیادہ اس پر توجہ صرف کی جاتی ہے اور نظروں میں رکھا جاتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ کامل واکمل انسان بن جاتا ہے۔آپ ﷺ کا بیان ہے کہ **ادبنی ربی فاحسن تادیبی** ۔اس لیے اللہ کے نبی محمد ﷺ احسن الخلق ،افضل الخلائق، سب سے لائق اور سب پر فائق بنا دیئے گئے۔کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو آپ سے سب زیادہ محبت ہے اور آپ محبوب سبحانی ہیں۔

اب اگر کسی کو کچھ کہا جائے، سمجھایا جائے، بتایا جائے اور تنبیہ کی جائے تو اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس سے محبت نہیں ہے یا وہ پیارا نہیں ہے یا اس سے غیریت ہے۔بلکہ یہ اپنائیت کی بڑی دلیل ہے۔کاش کہ ہم کم ازکم مشاہدات کی روشنی میں ہی سہی اسے خاطر میں لاتے تو بہت سی بدگمانیوں، غلط فہمیوں، داخلی وخارجی چہ می گوئیوں، دل آزاریوں، دسیسہ کاریوں اور مکاریوں وغیرہ وغیرہ کی نوبت ہی نہ آتی۔ہم ایک دوسرے کے دوست، معاون، مخلص، مددگار اور یار ہوتے،محبت کی فراوانی ہوتی اور فضا ہر طرف خوشگوار ہوتی اور سب کا یہی نشانہ ہوتا۔

ایک ہی ہم وغم سب کا ہوتا
میرا غم غم زمانہ ہوتا

اور

میرا پیام محبت ہے جہاں تک پہنچے

کا نعرہ ونغمہ ہر جا گونجتا، ہر اچھے کام کا سہرا سب کے سر بندھتا اور سب کی کوششوں کا ثمرہ ہوتا۔ہر نقص وعیب، جس سے انسان مبرا ومنزہ نہیں ہوسکتا سب کی توجہ وتصحیح کا باعث ہوتا، نہ کہ تنقیص وتنقید برائے تحقیر بلکہ تذلیل کا سبب۔بھلا اس سے بڑھ کر دل آزادی، انسانیت کے احترام کے کام میں بھی کج کلاہی اور پگڑی اچھلائی اور بدتر کام اور کیا ہوسکتا ہے؟ ہم آخر اسلام ،سلفیت، دین وایمان اور بنی آدم کی کونسی تکریم واکرام کر رہے ہیں؟ ذرا غور کریں۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا، نہ بن، اپنا تو بن

۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اپنے موضوع، مکان اور زمان کی حیثیت سے انتہائی کامیاب انتخاب واختیار تھی اس پر سب خصوصاً ذمہ داران واراکین عاملہ وشوریٰ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس کی تنظیم وترتیب اور تیاری وتحسین کا کام جو مختلف ٹیموں ،کمیٹیوں، رضاکاروں، کارکنوں، علماء ،فضلاء،ائمہ ، خطباء،مقالہ نگاران،ممبران وذمہ داران صوبائی، ضلعی، شہری اور مقامی جمعیتوں نے انجام دیا ہے وہ بہت عظیم ہے ۔کئی ماہ تک بعض مخلصین نے رات دن ایک کر دیا۔اخیر کے ایک مہینہ خصوصاً چیلنجز بھرا ثابت ہوا اور اس کا آخری عشرہ یا ہفتہ کئی معاملات میں نازک ادوار سے ضرور گذرا ،مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد وتائید غیبی سے بہت سے اہم اور کٹھن مراحل طے ہوئے۔

اس مناسبت سے خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت کے علاوہ عربی کلمة الحفاوة والترحيب ، دبستان نذیریہ کی تیسری جلد پر تقریظ وپیش لفظ،تاریخ اہل حدیث دسویں جلد پر مقدمہ،تحریک ختم نبوت کی ۲۶ویں جلد پر دیباچہ اور عرض ناشر اور اس کے مواد کی فراہمی کے سلسلے میں کچھ عرض احوال وغیرہ کی تیاری وطباعت ہجوم مشاغل ومسائل کچھ کم اہم اور مشکل نہ تھے۔اس پر مستزاد یہ کہ انگریزی پرچہ دی سمپل ٹروتھ کا خصوصی شمارہ بھی منظر عام پر لانے کا بے سروسامانی کے عالم میں حسب روایت اہتمام کیسے ہوا ؟اس زبان میں اپنی لیاقت نہ ہونے کے برابر ہے۔ایسی حالت میں اس کا نوک پلک درست کرنے اور موضوع وزبان حتی کہ مکان ومقاصد کے احوال ومآل اور انجام کے حساب سے بھی مفید وصحیح اور فٹ اترنے کے لئے اس کے اختتامی کلمات، اڈیٹوریل، دیگر مواد کی تیاری اور جانچ کس قدر وقت طلب اور مشکل ہے اور کتنی اور کس قدر

صلاحیتوں کا طالب ہے؟ جس کا اس طرح کام کرنے والوں کو ہی اندازہ ہوسکتا ہے۔اس پر مستزاد محترم ایڈیٹر صاحب اپنی پیرانہ سالی، اشغال بیماری اور گوں ناگوں علل وامراض کی آماجگاہ ہونے کے باوجود کیسے ان حالات سے نبرد آزما اور عہدہ برآ ہوسکے ہیں؟ یہ بات کسی کرامت سے کم نہیں ہے کہ کچھ دنوں پہلے امراض قلب، برین ہمرج، سوگر، بلڈ پریشر اور گھر میں یکا وتنہا، اہلیہ محترمہ کی شدید علالت اوران کی بھی دیکھ بھال، آخر کیونکر ممکن ہوسکا کہ اسپیشل ایشو تیار ہوجائے۔صحت وتندرستی کے ایام میں جو آپ نے انگریزی ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ کے کم از کم دس خصوصی نمبرات تیار کئے اور جس عجلت میں آپ کو مکلّف کیا گیا اور آپ نے ہر بار جتنی مشقتیں اٹھائیں، اس پر اپنے تبصرے کئے اور تاثرات وانطباعات پیش فرمائے، اسے دیکھتے ہوئے واقعی اس حالت میں اس نمبر کی تیاری کسی کرشمہ سے کم نہیں ہے۔ بہرحال ہم آپ کی مزید صحت بلکہ صحت کاملہ وعاجلہ بشمول اہل خانہ کے لئے دعا کے ساتھ آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ آپ کو دونوں جہان میں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان کی بھی سنت رہی ہے کہ ان مناسبات سے اس کے خصوصی نمبرات شائع ہوں اور اسے کئی صوری ومعنوی شکل وشبیہ میں تشکیل وحسین طور پر پیش کیا جائے۔ اس میں سماجی، سیاسی، علمی، دینی، تنظیمی، ملی اور مذہبی لوگوں کے کانفرنس اور اس کے موضوع، مکان، خود اسلام، مسلمان، جماعت وجمعیت سئے متعلق اور عصر حاضر میں اس کی معنویت وضرورت واہمیت، مناسبت اور افادیت پر مبنی اثرات وپیغامات شائع کئے جائیں اور اسے سلیقہ سے سجا کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے اور وقت وحالات کے لحاظ سے اس میں مقالات ومضامین شائع کئے جائیں۔

دراصل مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے موجودہ ذمہ داروں کی یہ بات بھی اولیت، ابداع وایجاد رہی ہے کہ آل انڈیا کانفرنسوں کے مواقع پر نہ صرف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کانفرنس کے معین موضوع پر علماء کرام اور دعاۃ ومصلحین کے گراں قدر خطبات وخطابات عوامی اژدحام اور جمہور کو سنا دیئے جائیں، جس کی ہمہ جہت افادیت، معنویت اور اہمیت ضرورت کا کوئی عاقل انکار نہیں کرسکتا ہے، بلکہ اس کو مزید مفید وموثر اور دیرپا بنانے کے لئے متعدد اقدامات بھی کئے۔مثلا دعوت ناموں کے ساتھ جمعیت کا مختصر تعارف، موضوع کی اہمیت وضرورت، اسلام میں اس کا مقام، اسلام کے دیگر محاسن وامتیازات، اسلام سے متعلق غلط فہمیوں، بدگمانیوں اور بے اعتنائیوں پر مشتمل مختصر تحریر دانشوروں، مفکرین، اہل مذاہب، سماجی شخصیات، اہم سیاسی پارٹیوں کے سربراہان، ممبران پارلیمنٹ، وزراءاعلیٰ، گورنروں، جامعات کے وائس چانسلرس، چیف جسٹس، صدر جمہوریہ، وزیراعظم، مرکزی وزرائے مملکت اور تمام اہم ذمہ داران جمعیات وتنظیمات کی خدمت میں اس ارسال کئے جاتے ہیں تاکہ پیغام آئے نہ آئے لیکن اسلام کا مبنی برحقیقت وافادیت پیغام ان تک پہلے ہی پہنچ جائے۔بعض دھرم گروؤں اور سماجی وسیاسی شخصیات نے باضابطہ اس سلسلہ میں کافی دلچسپی دکھائی اور تبادلہ خیال کیا اور ان سچائیوں کو قرآن وحدیث اور تاریخ اسلامی کے حوالہ سے جان اور سن کر بے حد خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا اور اعتراف کیا کہ ایسے کاموں سے غلط فہمیاں اور دوریاں کم یا ختم ہونگیں۔اس کے علاوہ مختلف وفود بھی مختلف جہات میں جاتے ہیں، عوامی رابطے پورے ملک میں بڑھتے ہیں۔بعض صوبائی جمعیت کے ذمہ داروں اور رضا کاروں کے بقول پہلی دفعہ حقیقی طور پر افراد جماعت، حلقہ جات، مواضع وقری میں جانے اور مرکزی صوبائی اور شہری ومقامی جمعیات سے ربط وتعلق اور اس کے فوائد کا اندازہ ہوا۔ دیگر تنظیمی دعوتی اور اصلاحی واخلاقی فوائد کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ نیز یہ کہ غریب ترین صوبوں میں بھی مرکزی اجتماعیت کی عظیم دولت کا احساس ہونے کے ساتھ مالی اعتبار سے بھی ان کی قدر وقیمت اور اہمیت وقوت کا اندازہ ہوا۔ مالدار اور بڑے صوبے کسی وجہ اس قدر کام نہ کرسکے جس قدر غریب اور کمزور صوبوں نے کیا اور مالی طور پر بھی اپنی صلاحیت وجدارت اور قوت وطاقت ثابت کی۔سچ ہے۔

وان ليس للانسان الا ماسعى

بہرحال یہاں تو کم وبیش ایک آدھ کو چھوڑ کر سبھوں نے کام کیا۔بعض نے تو کمال کردیا وذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔فوائد بے شمار ہیں، جو کانفرنسوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ مجھے دسیوں ایسے لوگوں کی خوشیوں کا اندازہ ان کے داد وتحسین کے کلمات سے ہوا، جن کا اظہار انہوں نے سلفیان ہند اور مسلمانان ہند کے اس باوقار اجتماع اور علماء وعوام کے اژدحام کو دیکھ کر فرمایا۔ دیگر سیاسی دینی تنظیموں اور رہنماؤں کا تو پوچھنا ہی نہیں۔ بلکہ ان کی تعریف وتوصیف کے کیا کہنے!

ان میں سب سے زیادہ خوش وہ ہیں جنہوں نے اپنے مرکز اہل حدیث منزل کی تین منزلہ مکمل بلڈنگ، اس کی بناوٹ، صفائی ستھرائی اور ترتیب وتنظیم کو دیکھا۔بعض ایسے رطب اللسان ہیں کہ سامنے سے سن کر شرمندگی محسوس ہونے لگتی ہے۔ کیوں کہ سامنے بیٹھ کر اپنی تعریف اچھی نہیں لگتی لیکن فرط جذبات

میں کہہ جاتے ہیں یا کہتے چلے جاتے ہیں۔ بہر حال جو جماعت ایک جریدہ ترجمان بھی مہینوں سے بند کر چکنے پر مجبور ہوتی رہی ہو اور ہندی پرچہ بھی مدتوں اور سالوں سے بند پڑا ہوا اور اہل حدیث منزل کی مخدوش ہو چکی عمارت میں ایک اینٹ بھی سالہا سال سے رکھنے سے مجبور ہو۔ اب احباب جماعت اتنی عالیشان بلڈنگ دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھیں تو بعید نہیں۔ دراصل مرکزی جمعیت ہر فرد اہلحدیث کے دلوں کی دھڑکن ہے، اس کی تنزلی سب کے لیے سوہان روح ہے اور اس کی تعمیر و ترقی سب کے دلوں کا سرور، آنکھوں کا نور اور ان کے امنگوں اور خوابوں کی تکمیل ہے۔ جن لوگوں نے اوکھلا میں اہل حدیث کمپلیکس ابوالفضل انکلیو دیکھا ہے۔ عالیشان سہ منزلہ جامع مسجد کے علاوہ پانچ عمارتیں مثلاً آفس، لائبریری، دار الافتاء اور درسگاہ المعهد العالی للدراسات الاسلامیہ والدعوۃ والافتاء، مہمان خانہ، ڈائننگ ہال اور پندرہ ہزار اسکوائر فٹ پر زیر تعمیر چھ منزلہ عالی شان کثیر المقاصد عمارت جس کے بیسمنٹ کے ساتھ دو چھتوں کی ڈھلائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی باؤنڈری اور پانچوں گیٹوں اور ملحقات و متعلقات کی تعمیر اور دیگر ضروریات جس کی تکمیل مرکزی جمعیت کرتی ہے۔ اس کمپلیکس میں اب تک سینکڑوں اجتماعات وندوات و ملتقیات، سیمینار و سمپوزیم اور جلسات عاملہ و شوریٰ اور دیگر طبی دعوتی اور اصلاحی وادبی پروگرام ہوتے رہے ہیں اور جس میں مرکزی وزیر داخلہ و خارجہ، سابق وزیر اعظم، ودیگر مرکزی وزراء، متعدد ائمہ حرمین، وزیر اسلامی امور مملکت سعودی عرب، امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسیٹی کے وائس چانسلر، مستشار الوزارۃ ودیگر اہم بیرونی علماء و مشائخ کے استقبال کی تاریخ مجید رقم ہوئی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر اور مشاہدہ کر کے کانفرنس کے حاضرین جو ''من کل فج عمیق'' سے کشاں کشاں تشریف لائے تھے مارے خوشیوں پھولے نہیں سمائیں تو کیا کریں۔

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان (اردو) اپنے معنوی و صوری حیثیت سے خاص طور پر کانفرنس نمبر جو تیار ہوا ہے اور اس میں اہم ترین معلومات کے ساتھ سماجی، دینی اور سیاسی رہنماؤں کے پیغامات بھی شائع ہوئے ہیں جو کانفرنس کی مناسبت سے ہندی اور انگریزی پرچوں میں بھی شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں، جو جمعیت و جماعت کا بہت بڑا اثاثہ، علمی کام اور دعوتی و اصلاحی کارنامہ ہے۔ حالانکہ اس سے قبل بھی چاروں پرچوں، اردو، ہندی، انگریزی اور عربی کے دسیوں اسپیشل نمبر شائع کر چکے ہیں۔

موجودہ قیادت نے کانفرنسوں کے مواقع پر ایک امتیازی روایت یہ بھی قائم کی ہے کہ کانفرنس کے شانہ بشانہ کانفرنس کے مرکزی موضوع کے تحت ذیلی موضوعات پر علمی سیمینار کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں علماء و مقالہ نگاران بڑے اہتمام کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور اپنے وقیع مقالات پیش کرتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان مقالات کا مجموعہ ماقبل کانفرنس شائع بھی کر دیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ تقریباً ہزار صفحات پر مشتمل مجموعہ مقالات شائع کیا گیا ہے جس سے علماء و مقالہ نگاران کی خوشیاں دوبالا ہو گئی ہیں۔

اس کانفرنس میں امام مسجد نبوی ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان، رابطہ عالم اسلامی کے اسسٹنٹ جنزل سکریٹری ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبداللہ محمد الزید، صدر عالمی مسلم کمیونیٹیز کونسل ریاست متحدہ عرب امارات ڈاکٹر علی راشد نعیمی کے نمائندہ شیخ حسن محمد المرزوقی، ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ کے جنزل سکریٹری ڈاکٹر صالح بن سلیمان وہیبی کے نمائندے ڈاکٹر سلیمان بن قاسم العید وغیرہم حفظہم اللہ ورعاھم کی شرکت نے کانفرنس کی اہمیت و معنویت اور عظمت میں چار چاند لگا دیا۔ خصوصاً ائمہ حرمین جو مسلمانان عالم کی محبتوں اور عقیدتوں کے مرکز ہیں اور جن کی غیر مسلمین اور برادران وطن کے نزدیک بھی غیر معمولی وقعت و عظمت ہے ان میں سے ایک اہم امام محترم کی شرکت اور ان کے ایمان افروز پیغام انسانیت کے دوررس اثرات مرتب ہوئے۔

کانفرنس کے موقع پر دہلی کے قلب اور میڈیا کے مرکز پریس کلب میں پریس کانفرنس بھی خوب رہی جس میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے وابستہ صحافیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور جس کو مناسب کوریج بھی ملا۔

بہر حال احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے عنوان پر دوروزہ عظیم الشان آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بحسن وخوبی اپنی تمام تر مادی و معنوی حصولیابیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی اور اس کا پیغام انسانیت وطن عزیز ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں عام ہوا۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم دعوت اور مشن ہے جسے ہمیں حد پرواز سے کہیں اونچا لے جانا ہے اور ہر ہر گاؤں اور ہر ہر شہر میں اس پیام انسانیت کو پہنچانا ہے تا آنکہ چمنستان عالم نغمہ توحید جو حقیقی معنوں میں امن وانسانیت کا ضامن ہے، سے معمور ہو جائے۔

امید ہے کہ ہمارے معزز علما و دعاۃ اور ائمہ و خطباء اپنی صوبائی، ضلعی، شہری اور مقامی جمعیتوں کے پلیٹ فارم سے اسی ایمانی جوش وجذبے کے ساتھ اس دینی وملی اور انسانی مشن کو جاری وساری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

ترجمان

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن العجلان، امام مسجد نبوی مدینہ منورہ

ترجمہ: مولانا سعید الرحمٰن نورالعین سنابلی

اسلام انسانیت کا سب سے بڑا علمبردار

اخوان افاضل، علمائے عظام، طلبۂ عزیز، قابل قدر دعاۃ اور اس کانفرنس میں شریک معزز حاضرین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ آپ سب کو شاد وآباد رکھے، آپ کو صحت وعافیت بخشے اور ہماری اس ملاقات کو باعث مسرت وشادمانی بنائے۔ اللہ جل شانہ آپ حضرات سے راضی ہو اور آپ سب کو اپنی رضا سے شادکام کرے۔

پیارے بھائیو! میں آپ کی خدمت میں بلاد حرمین شریفین مملکت سعودی عرب سے حاضر ہوا ہوں جو مہبط وحی ہے، مسلمانوں کا قبلہ ہے اور اُن کے دلوں کی دھڑکن ہے۔

میں آپ کے حضور رسول اللہ ﷺ کے مقدس شہر مدینہ سے آیا ہوں جو آپ ﷺ کی جائے سکونت اور جائے ہجرت ہے اور انتہائی پاک وپاکیزہ شہر ہے۔

میں یہاں اس عظیم الشان کانفرنس کے متعدد دینی، علمی، دعوتی اور تربیتی پروگراموں میں شرکت کرنے کے مقصد سے اپنے دل میں اخوت وبھائی چارہ، الفت ومحبت اور خلوص ووفا کے پاکیزہ جذبات لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ محبت اور ایمان کے جذبات مجھے ہمیشہ آپ کی طرف کھینچا کئے ہیں گرچہ ملکوں اور شہروں کی مسافت اور دوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں شامل فرمادے جو محض اس کی رضا کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش تلے اس دن سایہ نصیب کریں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔

برادران گرامی قدر! میرے لئے یہ بات باعث شرف ہے کہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مبارک اور عظیم الشان اجتماع میں حاضر ہو رہا ہوں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند برصغیر کی سب سے بڑی، سب سے قدیم اور سب سے بڑی جمعیت ہے۔ نیز یہ دنیا کی اہم ترین دعوتی تنظیموں میں سے بھی ہے۔ جو اہل سنت کے منہج، کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی دعوت اور سلف صالح کے فہم کی اساس پر قائم ہے۔ اسی طرح یہ جمعیت حدیث وسنت اور اس کے علوم کے اہم ترین مدارس میں سے بھی ہے۔ بنابریں میں اس مبارک جمعیت کے علماء، طلبہ اور اس کے عمائدین وزائرین کی خدمت میں خصوصی سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔

عزیزان من! آج جس طرح اسلامی دنیا کو آپ کی جہود مبارکہ کی سخت ضرورت ہے، اسی طرح دنیا کو بھی صحیح عقیدہ اور ایسے درست منہج کی سخت ضرورت ہے جو حق وعدل پر مبنی ہو اور جو اہل سنت والجماعت کا منہج ہے۔

اسلامی دنیا دعوت وارشاد اور دینی شعور کی سخت پیاسی ہے۔ اسی طرح دین میں نئے ایجاد کئے گئے طور طریقوں اور باطل شبہات کے خلاف محاذ آرائی کی بھی شدید ضرورت ہے اور آپ حضرات ہی اس دینی امانت اور دعوتی پیغام دینے کے حقیقی معنوں میں اہل ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح / 3461 میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلغوا عني ولو آية ''یعنی میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو، گرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ: ''يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ ''یعنی اس علم کو بعد میں آنے والے ہر طبقہ کے صاحب تقویٰ لوگ حاصل کریں گے وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹے لوگوں کی جعلسازی اور جہلا کی تاویل کی نفی کریں گے۔

اس حدیث میں اس بات کا اشارہ موجود ہے کہ ہر زمانے میں غلاۃ، باطل پرستوں اور جاہلوں کی طرف سے سنت کو شدید حملوں کا سامنا ہوگا۔ یہ تینوں سنگین فتنے سنت کے خلاف ہمیشہ خطرہ بنے رہیں گے۔

ہم اللہ جل شانہ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی کوششوں میں برکت عطا کرے، آپ کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ نصیب کرے، آپ کے ذریعہ اپنے کلمہ کو مضبوطی بخشے اور سنت کا غلغلہ فرمائے۔

حضرات! دین اسلام آسمانی دین ہے جس کے ذریعہ اللہ نے سابقہ ادیان و مذاہب کو منسوخ کر دیا اور جس کے ذریعہ خواہشات کے بندوں اور باطل نظریات کے حاملین کی کٹ حجتیوں کو باطل کر دیا، انسانوں پر حجت تمام کر دی اور اس کے ذریعہ آسمانی شرائع کا سلسلہ ختم فرمادیا۔ اسی دین کو دے کر سب سے افضل انسان نبی اور رسول محمد بن عبداللہ ﷺ مبعوث کئے گئے، آپ پر قرآن مجید نازل ہوا جو کہ اللہ کے پاس سے نازل ہونے والی کتابوں میں سب سے بہتر و برتر ہے۔ اللہ جل جلالہ نے اسے عمدہ اخلاق، اعلیٰ صفات، بلند خصائل، حیا، عزت، کرامت اور عظمت و وقار کا منبع قرار دیا

ہے، نیز اسے وفائے عہد و امانت، صدق واخلاص، عدل وخیر خواہی، احسان وفضل مندی کا سرچشمہ بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ‘‘(سورہ توبہ/۳۳)(اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔)

پیارے بھائیو! دین اسلام نے کرامت انسانی کا خصوصی پاس و لحاظ رکھا ہے، اور اس کے عظیم مقام ومرتبہ کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔اسی ضمن میں اس نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اس میں اپنی روح پھونکی، مقرب فرشتوں کے ذریعہ اسے سجدہ کرایا اور اس کے لئے مختلف ومتنوع احکام و قوانین کا مشروع کئے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِينٍ، فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ، فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ، قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ، قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ، وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ‘‘(ص:۷۱-۷۸) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک انسان مٹی سے بنانے والا ہوں۔پھر جب میں اسے پورے طور پر بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا۔پھر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا، تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔فرمایا اے ابلیس! تمہیں اس کے سامنے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، کیا تو نے تکبر کیا یا تو بڑوں میں سے تھا۔اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔فرمایا پھر تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو راندہ گیا ہے۔اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔

انسانی کرامت اور اس کے بلند و بالا مقام ومرتبہ کے ضمن میں یہ بات بھی اللہ جل شانہ نے بیان کی ہے کہ اس نے انسان کو بہترین ڈھانچے میں صورت گری کی ہے اور اسے عمدہ شکل وشباہت میں بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ’’وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ‘‘(التین/۱-۴) انجیر اور زیتون کی قسم ہے۔اور طور سینا کی۔اور اس شہر (مکہ) کی جو امن والا ہے۔بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ’’يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ‘‘ (سورہ انفطار/۶-۸) اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے مغرور کردیا۔جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے ٹھیک کیا پھر تجھے برابر کیا۔جس صورت میں چاہا تیرے اعضا کو جوڑ دیا۔

انسانی کرامت، اس کے عزوشرف اور مقام بلند کے ضمن میں اللہ جل جلالہ نے بیان کیا ہے کہ اس نے انسان کو خصوصی مقام ومرتبہ عطا کیا ہے، اسے فضیلت بخشی ہے اور اسے زمین میں جانشینی عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ’’وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ‘‘(سورہ بقرہ/۳۰-۳۳) اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا کیا تو زمین میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو فساد پھیلائے اور خون بہائے حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں، فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔انہوں نے کہا تو پاک ہے، ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے، بے شک تو بڑے علم والا حکمت والا ہے۔فرمایا اے آدم ان چیزوں کے نام بتادو، پھر جب آدم نے انہیں اُن کے نام بتادیئے فرمایا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی کرامت، اس کی رفعت مکانی اور علوشانی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس نے تمام مخلوقات میں خصوصی طور پر انسان ہی کو مکلّف بنایا ہے اور اسے ہی شرعی احکامات کا مخاطب قرار دیا ہے۔چنانچہ اس نے انسانوں کی طرف ہی رسولوں اور نبیوں کو مبعوث کیا ہے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائی ہیں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ’’لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ‘‘(سورہ حدید/۲۵) البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے

کتاب اور ترازوئے (عدل) بھی بھیجی تاکہ لوگ انصاف کو قائم رکھیں، اور ہم نے لوہا بھی اتارا جس میں سخت جنگ کے سامان اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں اور تاکہ اللہ معلوم کرے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی غائبانہ مدد کرتا ہے، بے شک اللہ بڑا زور آور غالب ہے۔

انسانی کرامت، اس کے عز و شرف اور علو مرتبت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے اسے عقل عطا کر کے شعور و آگہی بخشی ہے، اسے زیور علم سے آراستہ کر کے ہدایت سے سرفراز کیا ہے اور اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ''(سورہ اسراء/۷۰) اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی۔

چنانچہ جس کا مقام و مرتبہ اور رتبہ جس قدر بلند و بالا ہوگا اس کی کرامت لازما اس طور پر لائق اعتناء اور قابل توجہ قرار پائے گی اور اسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

برادران ملت! دین اسلام نے انسانی کرامت کی حقیقت کو انتہائی زور دے کر بیان کیا ہے، انسان کے دل میں اس کی کرامت کا شعور پیوست کیا ہے، اس کے ساتھ اس کے لگاؤ اور وابستگی کو مضبوطی بخشی ہے اور اس کی حفاظت وصیانت کی تعلیم بھی دی ہے۔ یہی اس کی انسانیت کا جوہر، اس کی بشریت کا لب لباب اور شخصیت کی بنیاد ہے۔

اسلامی شریعت نے انسان کے دل میں یہ بات راسخ کر دی ہے کہ وہ مخلوقات میں سب سے باعزت ہے، عظیم امانت اسی کے سپرد ہے، نیز اسے زمین کی جانشینی عطا فرمائی ہے تاکہ وہ اسے آباد کرے، اس میں انصاف کا ترازو قائم کرے، اللہ واحد کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک اور ساجھی نہ بنائے۔

اللہ کے بندو! دین اسلام نے انسان کی سعادت و کرامت اور عزت و ناموس کی صیانت، اس کے مصالح کے پاس ولحاظ اور اس کے حقوق کے تحفظ کو عظیم مقاصد شرعیہ میں شامل کیا ہے اور پانچ بنیادی ضروریات کی حفاظت پر خصوصی توجہ فرمائی ہے جو انسانی کرامت و اقدار کی بنیاد و اساس ہے بلکہ شرعی احکام کا انحصار ان ہی پانچ چیزوں پر ہے۔ وہ پانچ چیزیں ہیں: جان کی حفاظت، عقل کی حفاظت، دین کی حفاظت، آبرو کی حفاظت اور مال کی حفاظت۔

چنانچہ جملہ اسلامی اصول، تعلیمات اور اقدار و احکامات کرامت انسانی کے احترام اور اس کے تحفظ و بقاء کی اساس پر استوار کیے گئے ہیں جو اس کرامت کے تئیں شعور کو جلا بخشتی ہیں، نیز یہ کہ ان میں انسانی سعادت و نیک بختی کا پہلو نمایاں ہے اور ان میں انسانوں کے لئے منافع کے حصول اور مفاسد کے خاتمہ کا گُر موجود ہے۔

یہ نیک مقاصد شرعیہ اپنے جملہ مدلولات و مفاہیم کے اعتبار سے کرامت انسانی کی معراج ہیں اور جن کی وجہ سے کرامت انسانی کے باب میں دین اسلام دوسرے مذاہب وقوانین پر سبقت لے گیا ہے۔

امت کے جیالو! دین اسلام نے انسانی سعادت و کرامت کا جو تحفظ کیا ہے اور اس کے مصالح کی جو رعایت کی ہے اس کی جلوہ گری کئی حوالوں سے نظر آتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حقوق انسانی کا تحفظ کیا ہے۔ دین اسلام نے حقوق و واجبات کی ادائیگی پر حد درجہ زور دیا ہے اور اس سلسلے میں بہت سارے احکامات مشروع کئے ہیں اور ان کی ادائیگی پر ثواب عظیم کا وعدہ فرمایا ہے جبکہ اس کے برعکس ان حقوق کے تئیں کوتاہی برتنے پر دردناک سزا کی وعید سنائی ہے۔ فرمایا:''فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ''(سورہ روم/38) پھر رشتہ دار اور محتاج اور مسافر کو اس کا حق دے، یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا:''وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ''(سورہ اسراء/26) اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو۔

لہٰذا دین اسلام نے انسان کی کرامت اور اس کے مفادات کا تحفظ اور اس کے حقوق کی حفاظت اس کی پیدائش سے پہلے ہی کر دی ہے۔ چنانچہ ابھی وہ اپنے باپ کی پشت میں نطفہ کی حالت میں تھا کہ اس کے باپ کے لئے نکاح مشروع کیا، اس پر بدکاری کو حرام کیا، اسے نیک اور دیندار بیوی کے انتخاب پر ابھارا اور میاں بیوی کے لئے بہت سے احکامات مشروع فرمائے۔

بعینہ دین اسلام نے انسانی کرامت کا تحفظ نطفہ کے شکم مادر میں داخل ہونے کے وقت سے ہی کیا ہے چنانچہ اس حوالے سے مخصوص احکامات مشروع کئے اور ولادت سے لے کر بچپن، جوانی اور بڑھاپے حتی کہ موت اور تدفین تک کے لئے اس کے حقوق و واجبات مرتب کر دیئے حتی کہ مرنے کے بعد بھی مسائل بیان کر دیئے جبکہ وہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ دین اسلام کرامت انسانی کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے حقوق کی پاسداری بھی کرتا ہے۔

انسانی کرامت اور اس کے متعلقات ان اہم امور میں سے ہیں جن کی حفاظت کے لئے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور آسمانی کتابوں کو نازل فرمایا۔

اللہ جل جلالہ نے اسے افراد اور اقوام سبھی کے حق میں واجب قرار دیا ہے۔ یہ کسی انسان کی نوازش یا عطیہ نہیں بلکہ اس کا پیدائشی حق ہے۔

یہ اسلام کے تہذیبی اقدار میں شامل ہے اور یہی انسان کے اندر عزت نفس اور دوسروں کی عزت واحترام کا شعور پیدا کرتا ہے جس کو اپنا کر ہی معاشرے میں امن و سکون، بقائے باہم اور اخوت و بھائی چارہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

برادران اسلام! اسلام میں انسانی کرامت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے کرامت انسانی کے خلاف ہر قسم کی حسی اور معنوی زیادتی کو حرام قرار دیا ہے بلکہ ان احوال میں قصاص، جزاء اور سزا کو بھی لازم کیا ہے۔ کرامت انسانی کو پامال کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ لوگوں کی عزتوں اور حرمتوں کے سلسلے میں زبان درازی کی جائے، ان کے حقوق تلف کئے جائیں، ان پر ظلم کیا جائے، انہیں طعن وتشنیع کا مورد ٹھہرایا جائے، ان کا کسی بھی طرح سے مذاق اڑایا جائے، انہیں تکلیف پہنچائی جائے، ان کے لئے غلط زبان استعمال کی جائے، ان کے خلاف بدگمانی پالی جائے، ان کے ساتھ کبر وغرور کا رویہ ادا رکھا جائے بلکہ اس کی نگاہ میں ہر حسی ومعنوی ایذارسانی اس ضمن میں آتی ہے۔

کرامت انسانی کا احترام اور اس کا تحفظ شرعی حکم ہے اور جہاں تک بعض معاشروں میں کرامت انسانی سے کھلواڑ کا معاملہ ہے تو وہ اسلامی تعلیمات سے دوری، جہالت اور پسماندگی کا شاخسانہ ہے۔ یہ ذلت، فتنہ اور انارکی کے اہم ترین اسباب میں سے ہیں۔ ہم اللہ جل جلالہ سے سلامتی اور عافیت کے طالب ہیں۔

حاضرین کرام! خادم حرمین شریفین اور ان کے ولی عہد حفظہما اللہ ورعاہما وایدہما بنصرہ العزیز کی قیادت میں مملکت سعودی عرب اپنی دینی ذمہ داریوں اور عالم اسلام میں اپنے مقام ومرتبہ کے پیش نظر دنیا کے مختلف گوشوں میں امن وآشتی کے قیام اور کرامت انسانی کے تحفظ کے حوالے سے قابل قدر کوششیں صرف کر رہی ہے۔ ہم اللہ جل شانہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کوششوں کو ثمر آور بنائے اور راست خطوط پر گامزن رکھے۔

اے میرے اللہ! تو مسلمانوں کے حالات درست فرمادے، اے اللہ! تو مسلمانوں کے حالات کو ٹھیک کردے، انہیں ان کے ملکوں میں امن نصیب فرما، ان میں اتحاد کی قوت پیدا کردے، اور حق کی بنیاد پر ان میں اتحاد پیدا کردے، ان کے دلوں کو جوڑ دے اور ان کے آپسی تعلقات کو درست فرمادے۔ اے اللہ! انہیں اختلاف نیز ظاہری و باطنی ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ کردے۔ اے اللہ! ہمیں دنیوی زندگی میں بھلائی عطا کر اور اخروی زندگی میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔ و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

☆☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلی تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کرسکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے اصل درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا، امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن پندرہ روزہ ’’جریدہ ترجمان‘‘ (اُردو)، ماہنامہ ’’اصلاح سماج‘‘ (ہندی)، نیز ماہنامہ ’’دی سمپل ٹروتھ‘‘ (انگریزی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایاجات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔ کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان، اصلاح سماج ودی سمپل ٹروتھ کے بقایاجات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ڈاکٹر علی راشد النعیمی صدر عالمی مسلم کمیونٹیز کونسل، ریاست متحدہ عرب امارات

ترجمانی: مولانا محمد اظہر مدنی

احترام انسانیت اور مذاہب عالم

حمد وصلاۃ کے بعد! مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث، ہند سے وابستہ برادران، بالخصوص اس کی قیادت کررہے عالی جناب اصغر علی امام مہدی سلفی کو شکر وسپاس کا نذرانہ پیش کروں، جنہوں نے مجھے آل انڈیا کی پینتیسویں کانفرنس بعنوان ''احترامِ انسانیت اور مذاہبِ عالم'' میں شرکت کی دعوت دی۔ بے شک یہ کانفرنس ایک ایسے وقت میں منعقد کی جارہی ہے جو پُرامن بقائے باہمی، تمام مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تعمیری مکالمے کی مضبوطی نیز احترامِ انسانیت کے بلند وبالا اصولوں پر زور دینے کے حوالے سے مذہبی قیادتوں کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا زریں موقع فراہم کرتا ہے۔ دراصل یہ کانفرنس ملک میں امن وامان، استحکام، خوش حالی اور ترقی کو فروغ دینے میں مذہبی قیادتوں کے بنیادی اور فعال کردار کو بھی سند عطا کرتی ہے اور ان کی اہمیت کو دوبالا بھی کرتی ہے۔

یہ بات کسی پر بھی مخفی نہیں کہ مذاہب نے مختلف ادوار میں باہمی رواداری اور برداشت کو فروغ دینے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے، کیونکہ ان کے مقدس نصوص اور دینی تعلیمات محبت، امن، باہمی احترام اور احترامِ انسانیت کے اصول ومبادیات کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ پُرامن اور محفوظ زندگی کے حق کے اصولوں کو بھی استحکام فراہم کرتی ہیں۔ ہمارا دین مذہبِ اسلام، اس حوالے سے بہترین نمونہ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں، ''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا'' (الاسراء، 70)۔ یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔ یہاں عزت اور انسانی کرامت تمام بنی آدم کو شامل ہے، چاہے ان کا مذہب، نسل یا ثقافت کچھ بھی ہو۔ یہ ایک عظیم پیغام ہے جس کا ہمیں کھلے دل کے ساتھ خیر مقدم کرنا چاہیے اور اپنی سماجی زندگی میں احترامِ انسانیت اور کرامتِ انسانی کی عظمت کے سلسلے میں وارد قرآن وسنت میں وارد اصول وضوابط اور احکام پر عمل پیرا ہو کر انسانیت کے اس ہمہ گیر پیغام کو عام کرنا چاہیے۔

آج جب ہم ہندوستان کے دارالحکومت دہلی شہر میں جمع ہیں، ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مذہبی تکثیریت وتنوع وہ اہم خوبی ہے جو ہندوستان کو دیگر ممالک سے ممتاز کرتی ہے؛ کیوں کہ یہ مذہبی تنوع اس ملک کی طاقت کا ایک اہم وسیلہ، اس کے باشندوں کے لئے امن وامان کی ضامن، ان کے درمیان پُرامن بقائے باہمی کا منار، باہمی محبت واحترام اور وطن سے وفاداری کی علامت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ایک ایسے سماج کا نقیب ہے جو رواداری اور دوسروں کو اپنانے کی روح پر مبنی ہے۔

ہندوستان، یہ عظیم ملک، اپنی سرزمین میں ایک ارب چالیس کروڑ سے زائد لوگوں کو سموئے ہوئے ہے، جو مختلف زبانیں بولتے ہیں، الگ الگ نسلوں سے ان کا تعلق ہے، وہ مختلف اور گوں ناگوں مذہبی رسومات انجام دیتے ہیں۔ ہندوستان کی سلامتی نیز بقائے باہمی کی طاقت اس کے شہریوں کی اس صلاحیت میں پوشیدہ ہے کہ وہ بغیر مذہبی اور اعتقادی اختلافات کی پرواکیے، اس تنوع کو اپنا کر محبت اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں، وحدت میں کثرت ان کا طغرائے امتیاز ہے۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، بدھشٹ اور دیگر مذاہب کے لوگ زندگی کے روزمرہ کے معاملات کو، چاہے وہ اقتصادی ہوں، سماجی ہوں، سیاسی ہوں، کھیلوں کے میدان میں ہوں یا فنون میں، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر طے کرتے ہیں، وہ مذہبی آزادر اور دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہونچائے بنا باہمی تفاہم کے ذریعہ قومی تقریبات مناتے، اپنے ثقافتی میلوں اور مذہبی تہواروں کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت دنیا میں ایک مثالی نمونہ بن چکا ہے جسے بقائے باہمی، رواداری، اور دوسروں کے تئیں احترام کے لیے سراہا جاتا ہے۔

ہندوستان کا رواداری اور بقائے باہمی کی روح پر قائم رہنا نہ صرف اسے سماجی استحکام اور اقتصادی ترقی فراہم کرتا ہے بلکہ دنیا کے لیے اسے ایک قابلِ تقلید مثبت نمونہ کے طور پر بھی پیش کرتا ہے۔ یہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان پُرامن بقائے باہمی کو ایک بنیادی اصول کے طور پر پیش کرتا ہے جس کے ذریعے ایک منصفانہ اور خوشحال معاشرہ تشکیل پاتا ہے، جہاں سب کو تخلیقی مواقع اور ترقی کی راہ میں اپنا حصہ ڈالنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

'احترامِ انسانیت اور مذاہب عالم' کے موضوع پر منعقد کانفرنس کے اس اجلاس کے حوالے سے ہمیں اس تاریخی اور اہم کردار کو بھی یاد کرنے کی ضرورت ہے جسے ہندوستان کے مسلم علماء نے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان شہری

اقدار اور بقائے باہمی کو مستحکم کرنے میں ادا کیا۔ تاریخ اور بھارت کی وراثت گواہ ہے کہ کس طرح مسلمان علماء نے معاشرتی ہم آہنگی اور باہمی احترام کو فروغ دینے میں نمایاں اور کلیدی کردار ادا کیا۔ آج کے دور میں، ہندوستان کے مسلمانوں پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہندوستانی معاشرے کی اس انفرادیت وخصوصیت کو برقرار اور اپنے اسلامی ورثے کو زندہ رکھیں، اپنے اسلاف کے اس اہم کردار کو اجاگر کریں جو انہوں نے اس وطن کی تعمیر میں ادا کیا۔ نئی نسل کو وطن سے محبت، اپنے فرائض وحقوق کی شناسائی وادائیگی نیز ہندوستانی شہری ہونے پر انھیں فخر کا درس دیں، تاکہ وہ ایسے ذمہ دار شہری بن سکیں جنھیں اپنے دین سے لگاؤ ؟، اپنے وطن سے پیار اور اپنے ہم وطنوں سے محبت ہو، خواہ ان کا عقیدہ، مذہب اور کلچر کچھ بھی ہو۔ وہ ہر ایک کے ساتھ احترام وعقیدت کے ساتھ پیش آئیں۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہندوستان کے مسلم علماء نے اس ملک کی آزادی سے پہلے اور بعد میں بھی امن، انصاف اور رواداری کی اہمیت کو سمجھا، احترامِ انسانیت وبقائے باہمی کے باب میں وارد دینی نصوص اور سیرتِ نبوی کی روشنی میں انھوں نے رہنمائی حاصل کی ہے، جو نرمی، انصاف، پُرامن زندگی، اور احترام انسانیت کے فروغ کی تلقین کرتی ہے۔ انہوں نے خطبات، لیکچرز، تصانیف، اور علمی مباحثوں کے ذریعے تعصب اور باہمی نفرت کو چھوڑنے اور مکالمے اور باہمی گفت وشنید کو آپسی اختلافات کے حل کے لیے انھوں نے وسیلہ بنانے کی دعوت دی ہے۔ اسی طرح، انہوں نے برابری ومساوات اور ملک میں سب کے حقوق کی ضمانت کے حصول کے لیے عوامی اور سیاسی زندگی میں فعاّل شرکت پر یقین رکھا اور ہر موڑ پر شہری اقدار اور اس کے فرائض کو بلند کرنے پر زور دیتے رہے ہیں۔ یہ مسلسل کوششیں آج بھی ایک متحدہ ہندوستانی سماج تشکیل دینے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہندوستان پُرامن بقائے باہمی اور اختلافات کے احترام سے لطف اندوز ہو رہا ہے، جس سے ملک میں استحکام اور ترقی کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

'عالمی مسلم کمیونٹیز کونسل' متحدہ عرب امارات 'مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند' کو اس کانفرنس کے موضوع کے بہترین انتخاب پر مبارکباد پیش کرتی ہے، اس کا ماننا ہے کہ یہ کانفرنس تعمیری مکالمے اور مشترکہ زندگی کی اقدار کو فروغ دینے، شہری اور انسانی کرامت کی اقدار کو بلند کرنے، مسلمانوں کی خود اپنے معاشروں میں شرکت مضبوط ہوگی نیز اپنے ہم وطنوں کے ساتھ بقائے باہمی کی راہیں بھی ہموار ہوں گی، جس سے دیگر ثقافتوں اور مذاہب کے ساتھ رابطے اور افہام وتفہیم کے پُل مضبوط تر ہوں گے۔

یہ کونسل اس بات کی بھی یقین دہانی کراتی ہے کہ یہ کانفرنس ان اہداف ومقاصد کو بھی شامل ہے جن کے حصول کے لیے کونسل دنیا بھر کی مسلم کمیونٹیز کے درمیان کام کر رہی ہے، یعنی مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے مابین مکالمے کو فروغ دینا، انسان کے عزت واحترام کے ساتھ رہنے کے حق اور پُرامن زندگی کے حق کو یقینی بنانے کے لیے آواز اٹھانا، باہمی سمجھ بوجھ کو فروغ دینا، نیز رواداری، امن، اور باہمی احترام کی اقدار کے فروغ پر مبنی اسلام اور مسلمانوں کی ایک درست تصویر پیش کرنا۔ اس کانفرنس کے ذریعہ کونسل کے ان اغراض ومقاصد کی بھی تکمیل ہو رہی ہے۔

اسی طرح، کونسل مسلمانوں اور دیگر افراد کو اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں اپنے معاشروں میں مثبت شمولیت اختیار کریں، اس کے تعمیر وترقی میں مثبت کردار ادا کریں نیز کونسل اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ ہر مسلمان کو ایک صالح شہری ہونا چاہیے جو اپنے ملک کی فلاح وترقی میں بلا امتیاز یا تعصب اپنا کردار ادا کرے۔ کونسل فعال شمولیت کی بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ شہری اور سیاسی زندگی میں حصہ لیں اور اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ شہریت محض ایک شناخت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے جو عوامی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے، اور ایسے اقدامات کرنے کا تقاضا کرتی ہے جو وطن کے دیگر شراکت داروں کے ساتھ تعمیری تعلقات کو فروغ دیں، تاکہ اس کی وجہ سے کسی بھی قسم کے خدشات یا غلط فہمیاں جو کہ ثقافتی یا مذہبی اختلافات کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں، وہ دور ہو جائیں۔

'عالمی مسلم کمیونٹیز کونسل' تکثیریت وتنوع کے احترام اور مضبوط ومستحکم معاشروں کی تعمیر کے لیے اس تنوع کی اہمیت کو تسلیم کرنے کی بھی ترغیب دیتی ہے، ساتھ ہی اس طرح کی کانفرنسوں اور دیگر تقریبات کے انعقاد کی اہمیت پر بھی زور دیتی ہے تاکہ پائیدار عمل کی قدروں کو مستحکم کیا جا سکے جس سے مسلمانوں اور ان کے ہم وطنوں، دونوں کو یکساں طور پر مستفید ہونے کے امکانات پیدا ہوں اور اپنے وطن میں ثقافتی اور مذہبی تنوع سے فائدہ اٹھانے نیز سب کے روشن مستقبل کے لیے مل کر کام کرنے کے مواقع میسر آسکیں۔

اس کانفرنس اور اس کے منتظمین کی دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کے لیے ہم اپنی نیک اور مخلص خواہشات کا اظہار کرتے ہیں!

نـــوٹ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام پینتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بعنوان ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' کے سلسلے میں ڈاکٹر علی راشد النعیمی صدر 'عالمی مسلم کمیونٹیز کونسل' ابوظبی، ریاستہائے متحدہ عرب امارات نے جو پیغامات وتاثرات پیش کئے تھے اسے افادیت کے پیش نظر نذر قارئین کیا گیا ہے۔

☆☆☆

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان

پیشکش: ڈاکٹر سلیمان بن قاسم العید

ترجمانی: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی

دنیا کا ہر انسان اصلاً معزز ومحترم ہے

ڈاکٹر صالح بن سلیمان وہیبی، جنرل سیکریٹری ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ کا پیغام احترام انسانیت اور مذاہب عالم کانفرنس کے نام

حمد وصلاۃ کے بعد! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اولاً وآخراً اور ظاہراً وباطناً ہر اعتبار سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس بابرکت کانفرنس میں شرکت کے لئے میرے لئے آسانیاں پیدا فرمائیں۔ میں ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ کے سکریٹری جنرل عزت مآب ڈاکٹر صالح بن سلیمان وہیبی کی نیابت کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا بے پناہ شکرگزار ہوں، خاص طور پر اس کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی اور دیگر ذمہ داران کا جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، عزت افزائی کی اور گرم جوشی سے استقبال کیا۔ اہل صلاح وتقویٰ کا یہی شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اور آپ کو متقیوں میں سے بنائے۔ اس موقع پر میں ریاض میں موجود ہندوستانی سفارت خانے کا بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ویزہ فراہم کرنے میں ہر طرح کا تعاون پیش کیا۔

حاضرین کرام! ہم آپ حضرات کی خدمت میں بلاد حرمین شریفین مکہ مکرمہ سے حاضر ہوئے ہیں جو مہبط وحی اور سرچشمۂ رسالت ہے۔ ہم اس مدینہ منورہ سے آئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جائے ہجرت، اسلامی حکومت کا نقطۂ آغاز اور مہاجرین وانصار کی قیام گاہ ہے۔ ہم آپ کے حضور اس شہر ریاض سے آئے ہیں جو اُس مملکت خداداد کی راجدھانی ہے جو دنیا کے سبھی گوشوں اور خطوں میں موجود مسلمانوں کے مسائل سے دلچسپی رکھنے اور ان کے حل کے سلسلے میں ہمیشہ بیدار مغزی کا ثبوت دیتی ہے اور یہ سارے کام خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور آپ کے ولی عہد، وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان حفظہما اللہ ورعاہما کی قیادت وسربراہی میں انجام پا رہے ہیں، اللہ انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین بدلہ عطا کرے۔ مملکت سعودی عرب اپنے مخصوص ذرائع یا پھر وزارت برائے دینی امور اور حکومت کے زیر سرپرستی رواں دواں مخصوص حکومتی عالمی وخیراتی اداروں مثلاً مسلم ورلڈ لیگ اور ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ وغیرہ کے ذریعہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے امور ومسائل کی نگہداشت کرتی ہے۔ ہم آپ کے یہاں کسی دنیوی مقصد کے حصول یا آپسی رشتے ناطے نبھانے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ دینی اخوت کی بنیاد پر آئے ہیں۔ اس لئے کہ تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم آپ حضرات کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اور اس مبارک کانفرنس کے اجر وثواب میں آپ سب کے ساتھ شریک ہونے کے مقصد سے حاضر ہوئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ سے ہمارے اور آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

سامعین کرام! اللہ کے دین کے لئے کوششیں صرف کرنا مطلوب ومقصود مومن ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اس بندے کے شامل حال ہوتی ہے جو کتاب وسنت کے مطابق صحیح سلفی منہج پر کاربند ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ اس کے دین کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ’’اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہو۔‘‘ (سورہ نحل/125)

یہاں لفظِ حکمت میں وسطیت اور اعتدال بھی شامل ہے اور یہی اس امت کی خصوصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔‘‘ (سورہ بقرہ/143)

ٹھوس منہج پر گامزن دعاۃ کو اللہ جل شانہ کی طرف سے خوب بھلائی اور زیادہ اجر وثواب کی بشارت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت یاب کر دیا تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹ سے بھی بہتر ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو اسے انجام دینے والے کے مثل ثواب حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام بنونوع انسان کو اپنے اس فرمان کے ذریعہ علی العموم مکرم ومعزز بنایا ہے: ’’اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔‘‘ (سورہ اسراء/70)

یہ فضیلت وکرامت عام ہے اور اس میں دنیا کا ہر انسان شامل ہے، البتہ خصوصی کرامت وشرافت کو تقویٰ سے جوڑ دیا گیا ہے۔ ’’اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا اخبردار ہے۔‘‘ (سورہ حجرات/13)

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

مولانا ڈی، محمد خالد جامعی سلفی ندوی/ رائیدرگ

زبان کی حفاظت کا حکم

موجودہ دور ایک ترقی پذیر اور ایک تعلیم یافتہ دور ہے آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تاریخ انسانی نے انسان کی اتنی دنیاوی ترقی نہیں دیکھی ہوگی جو آج دیکھ رہی ہے آسمان کو چھوتی فلک نما خوبصورت عمارتیں، زمین پر رینگتی چمچماتی گاڑیاں، آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے خوبصورت لباس، غرض انسانی زندگی کے لیے درپیش تمام مسائل کا حل کرلیا گیا ہے حتی کہ اپنے علم کی بنیاد پر انسان نے پرندوں کی طرح آسمان میں اڑنا سیکھ لیا مچھلیوں کی طرح سمندر میں غوطہ لگانا سیکھ لیا اور چاند کے علاوہ کائنات کے مختلف سیاروں پر کمندیں ڈال کر مسلسل جدوجہد میں لگا ہوا ہے مگر باوجود اس کے آج کا انسان پریشان حال اور مصیبت زدہ نظر آتا ہے موت کے علاوہ تمام امراض کی دوا پانے کے باوجود آج کا انسان روحانی سکون اور اطمینان سے خالی نظر آتا ہے کاغذ کے چند ٹکڑوں کے لیے اور زمین کے چھوٹے سے حصے پر قبضہ جمانے کے لیے ایک دوسرے پر بے دریغ ظلم و زیادتی کر رہا ہے اور ایک دوسرے کا خون بہا رہا ہے جسے دیکھ کر انسانیت کی روح کانپ جاتی ہے جس سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ صرف علم حاصل کر لینے سے آدمی با اخلاق یا مہذب نہیں بن جاتا آدمی با اخلاق اور مہذب اس وقت بنتا ہے جب وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے طریقے پر کاربند ہو جس شخص نے اللہ کے پیارے انبیاء کرام کے طریقے کو چھوڑ دیا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیمات: مذہب اسلام کی ہمہ جہت خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مذہب اسلام کی تعلیمات اور احکامات ایسی بے نظیر اور بے مثال ہیں کہ جو نہ صرف مسلمانوں کی راہنمائی کرتے ہیں بلکہ اس کی تعلیمات کے سائے تلے رہ کر غیر مسلم بھی ایک ہشاش بشاش اور خوش وخرم زندگی گزار سکتے ہیں موجودہ دور میں بالخصوص جس طرح دنیا میں نفرت کا بیج بویا جارہا ہے اور دین و دھرم کے نام پر ایک دوسرے کے خلاف اشتعال انگیز بیانات سے لے کر قتل و غارت گری جیسے جرائم انجام دیے جارہے ہیں، بھائی کو بھائی سے لڑانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان نازک حالات میں ہمارے لیے سب سے بہترین حل اور مداوا یہ ہے کہ ہم اپنے مذہب اسلام کی تعلیمات پر اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل عمل کرنے کی کوشش کریں اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری کامیابی کا راز پنہاں ہے

انہی اسلامی تعلیمات میں مذہب اسلام کی ایک بہترین تعلیم اپنی زبان کو قابو میں رکھ کر اس کا صحیح استعمال کرنا بھی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

قلت: یارسول الله،مالنجاة؟ قال: أمسک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک (قال ابو عیسی: هذا حدیث حسین) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو (صحیح الترمذی 2406)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بہترین تعلیم دی کہ کوئی بندہ جنت میں جانے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان سے کسی مسلمان بھائی یا بہن کو تکلیف نہ پہنچائے دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا اصبح ابن آدم، فان الأعضاء کلها تکفر اللسان، فتقول اتق الله فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا. ''انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء زبان کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تو ہمارے سلسلے میں اللہ سے ڈر اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (صحیح الترمذی 2407)

عام طور پر دو مسلمانوں کے درمیان دشمنی اور عداوت پڑتی ہے تو سب سے پہلے اس کی شروعات زبان سے ہوتی ہے مذہب اسلام نے فتنہ و فساد کی جڑ ہی کو ختم کر دیا فرمایا کہ تم اپنی زبانوں کو قابو میں رکھا کرو، دیکھا جائے تو یہ بات سننے میں بڑی عام سی بات معلوم ہوتی ہے کہ زبان کو قابو میں رکھنا چاہیے حالانکہ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اس پر عمل کرنا بہت دشوار اور کٹھن ہے نادان ان پڑھ سے لے کر پڑھے لکھے سورما بھی زبان کی حفاظت کرنے میں چوک جاتے ہیں اور اپنی زبان کا بے جا اور غلط استعمال کر کے اپنے خویش و اقارب اور جملہ تمام مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اسی لیے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جنت کی ضمانت دی جو اپنی زبان اور ہاتھ اور پیر سے اپنے کسی مسلمان بھائی کو تکلیف نہ پہنچائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **من یضمن لی ما بین لحیته وما بین رجلیه أضمن له الجنة.** میرے لیے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دیدے میں

اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔(صحیح البخاری، 6474)

اور ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے (تکلیف پہنچنے سے) محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔" (صحیح البخاری 6484)

احترام مسلم کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ حجت الوداع کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عزت وناموس کی حفاظت کرنے کو اسی طرح محترم قرار دیا جس طرح مسلمان خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ کا احترام کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فان دماء کم واموالکم، واعراضکم، وابشارکم، علیکم حرام کحرمة یومکم هذا، فی شهرکم هذا، فی بلدکم هذا. "تمہارا خون، تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہاری کھال تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔(صحیح البخاری، 7078)

اللہ اکبر احترام مسلم کو اتنی بڑی اہمیت اور فضیلت دی گئی مگر افسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آپس میں اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے آج ہمارا عمل اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کے بالکل برعکس نظر آتا ہے۔

کہنے کو ہم نمازی ہیں، روزے دار ہیں، زکوۃ اور صدقہ خیرات کرنے والے ہیں، اور حاجی بھی ہیں مگر افسوس ہے کہ حقوق العباد میں ہم بہت کوتاہ ہیں بالخصوص اپنے مسلمان بھائیوں کے تئیں اپنی زبان کا ہم بہت غلط استعمال کرتے ہیں، زبان کا غلط استعمال کرنا تو کجا ہم میں سے بہت سے پڑھے لکھے جاہل بھی ہیں جو امت مسلمہ کو زک پہنچا رہے ہیں جسے دیکھ کر لگتا ہے کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا، ایک دوسرے کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا، ہمارا شیوا بن گیا۔ جب کہ امام کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی اور روزہ دار ہونے کے باوجود اس انسان کو جہنمی قرار دیا جو اپنے پڑوسی یا کسی مسلمان کو تکلیف یا اذیت پہنچائے، فرمایا:

واللہ لا یؤمن واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن قیل: ومن یا رسول اللہ؟ قال الذی لا یامن جارہ بوائقه.

واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون: یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔(صحیح البخاری، 6016)

مزید احادیث ملاحظہ فرمالیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بے زبان اور معصوم جانور کو تکلیف پہنچانے پر بھی آپ نے جہنم کی سخت وعید سنائی فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ کرنے میں مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنمی ہے پھر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت نماز، روزہ اور صدقہ کی کمی میں مشہور ہے وہ صرف پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی فرمایا وہ جنتی ہے۔ (احمد 9675 وابن حبان 5764)

اسلامی تعلیمات اس بات کا حکم دیتی ہیں کہ آدمی اپنی زبان سے خیر یا بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اسی میں اس کی نجات ہے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ چپ رہے۔" (صحیح بخاری 6138)

گویا مفہوم مخالف یہ نکلا کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو اذیت یا تکلیف پہنچائے تو وہ شخص مومنوں کی صف میں شامل نہیں ہو سکتا حتی کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو اذیت اور تکلیف یا برا بھلا کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ناراض ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور صحابی رسول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بھی سخت تنبیہ فرمائی، فرمایا:

میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے بدن پر بھی ایک جوڑا تھا اور ان کے غلام کے بدن پر بھی اسی قسم کا ایک جوڑا تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دفعہ میری ایک صاحب (یعنی بلال رضی اللہ عنہ سے) سے کچھ گالی گلوچ ہو گئی تھی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے انہیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دے رکھا ہے۔ اس لیے جس کا بھی کوئی بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔ لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو تو پھر ان کی خود مدد بھی کر دیا کرو۔(صحیح بخاری۔ 2545)

آخر میں رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی زبان کو قابو میں رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین

☆☆☆

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی، مئو

کیا تشہد میں انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینا ثابت ہے؟

نماز کے آداب ومندوبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تشہد میں (دو تشہد والی نماز ہوتو دونوں تشہد میں) انگشتِ شہادت سے قبلہ رخ اشارہ کیا جائے یعنی ابتداء تشہد سے آخر تک انگشتِ شہادت کو اٹھائے رکھا جائے اور اسے قبلہ رخ سیدھی رکھا جائے۔ انگشت شہادت کے علاوہ داہنے ہاتھ کی بقیہ انگلیوں کی کیفیت کیا ہو، اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک صورت یہ ہے کہ انگشت شہادت کے علاوہ بقیہ تین انگلیوں کو سمیٹ کر مٹھی کو بند رکھا جائے اور انگوٹھے کے سرے کو انگشت شہادت کی جڑ میں رکھا جائے۔ ایک دوسری صورت یہ ہے کہ آخری دو انگلیوں کو مٹھی بند رکھا جائے اور بیچلی انگلی اور انگوٹھے کے سروں کو ملا کر حلقہ اور دائرہ بنالیا جائے۔ ایک تیسری صورت یہ بھی ہے کہ انگشت شہادت کے علاوہ تینوں انگلیوں اور انگوٹھے کو سمیٹ کر مٹھی بند رکھا جائے۔ اور ان سب صورتوں میں انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا جائے اسے قبلہ رخ سیدھی اٹھائے رکھا جائے۔

تشہد میں انگشتِ شہادت کے رفع واشارہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتواتر ثبوت ہے، اس بارے میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیثیں مروی ہیں یعنی عبداللہ بن الزبیر، عبداللہ بن عمر، ابوحمید ساعدی، سعد بن ابی وقاص، وائل بن حجر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عباس، عبدالرحمٰن بن ابزی، نمیر خزاعی، خفاف بن اُیماء غفاری وغیرہ رضی اللہ عنہم۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی جس حدیث میں اس رفع واشارہ کا ذکر ہے اسے انھوں نے دیگر دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس دعوی کے ساتھ بیان کیا تھا کہ انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کا جاننے والا ہوں)، اور ابوحمید ساعدیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کی جو کیفیت وصفت بیان کی جس میں رکوع میں جاتے اور اٹھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع یدین کرنے کا بھی ذکر ہے، اور تشہد میں انگشت شہادت کے رفع واشارہ کا بھی ذکر ہے، موجود سب صحابہ نے ان کے بیان کی تصویب وتصدیق فرمائی۔ اس طرح یہ تنہا ایک صحابی کی حدیث نہیں بلکہ دس گیارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث ہے۔ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی حدیثوں کو میں نے ایک رسالہ ''تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ اور اس کی ہیئت وکیفیت'' میں بیان کیا ہے، ان حدیثوں کو اسی رسالہ میں دیکھا جائے۔ یہ رسالہ ''مکتبہ الفہیم'' مئوناتھ بھنجن سے شائع شدہ اور دستیاب ہے۔

ان تمام حدیثوں میں تشہد میں انگشتِ شہادت کے رفع واشارہ کا ذکر تو ہے، لیکن کسی میں اسے حرکت دینے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں صراحت کے ساتھ اسے حرکت دینے کی نفی ہے، اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی حرکت دینے کا ذکر محفوظ اور ثابت نہیں ہے، تفصیل آگے آرہی ہے، اس تفصیل سے پہلے اس رفع واشارہ کی حکمت ومعنویت بیان کردینا ضروری ہے، کیونکہ زیر بحث مسئلہ میں اس کی بھی ضرورت واہمیت ہے۔

تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کی حکمت:

تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کی حکمت جیسا کہ عبداللہ بن عباس اور خفاف بن اُیماء غفاری رضی اللہ عنہم سے مروی حدیثوں میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اشارہ اور توحید کی شہادت دینا ہے۔ گویا زبان ودل کی شہادت کے ساتھ یہ انگلی کی شہادت ہے کہ اللہ ایک ہے واحد ہے۔ توحید کا یہ اشارہ اور فعلی اقرار شیطان پر بہت گراں گزرتا ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ھی اشد علی الشیطان من الحدید، یعنی السبابۃ (مسند احمد وبیہقی وغیرہ بسند حسن) یعنی تشہد میں انگشت شہادت کا اشارہ شیطان پر لوہے کے گرز سے بھی سخت ہے۔ حضرت مولانا صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح اور اشارہ کی توجیہہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گویا بارگاہ رب الارباب میں بندہ دوزانوں بیٹھ کر اپنے قول وفعل سے وحدانیت کی صدق دل سے گواہی دیتا ہے اور شہادت کی نیت سے انگلی کی تلوار بے نیام (یعنی سیدھی) ہوکر شیطان کو مجروح ومایوس کردیتی ہے۔ (صلوۃ الرسول)

توحید اور وحدانیت یعنی واحد اور ایک کے بیان واظہار کے لئے جب ایک انگلی اٹھا کر ایک کی تعیین کا اشارہ کیا جاتا ہے تو طبعاً اس موقع پر انگلی کو حرکت نہیں دی جاتی بلکہ انگلی مرفوع ومنصوب اور ساکن رہتی ہے، معروف ومشاہدہ یہی ہے۔ البتہ ایک انگلی کے اشارہ سے کسی کو بلانا ہو یا بیٹھنے کے لئے کہنا ہو، یا خطاب وتقریر کا موقع ہو تو بیشک مشاہدہ یہ ہے کہ یہ اشارہ انگلی کی حرکت کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلاشبہ اشارہ اور حرکت میں فرق ہوتا ہے، ہر اشارہ متضمن تحریک یا متحمل تحریک نہیں ہوتا، اس لئے تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کو بہر حال مستلزم تحریک قرار دینا مغالطہ ہے، مشاہدہ اور واقع کے خلاف ہے۔ بلکہ حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ چونکہ تشہد میں یہ اشارہ بہر حال اشارہ

برائے توحید ووحدانیت ہے، واحد کی تعیین کے لئے ہے، جس میں جیسا کہ بیان ہوا انگلی متحرک نہیں ہوتی، ساکن رہتی ہے، اس لئے تشہد میں یہ اشارہ متضمن عدم تحریک ہے، ان سب احادیث میں صرف اشارہ کا ذکر ہونا بجائے خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ انگشت اشارہ سیدھی اور ساکن ہوگی، اس کو حرکت نہیں دی جائے گی۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ سے متعلق حدیثیں دس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں، اور متعدد طرق سے مروی ہیں، لیکن کسی کی حدیث میں اور کسی روایت میں انگشت شہادت کو حرکت دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ سوائے وائل بن حجر سے مروی حدیث کے دس بارہ طرق میں سے ایک طریق کے یعنی جو بہ طریق زائدہ عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر مروی ہے، جواز روئے اصول گویا شاذ ہے۔ اور شاذ حدیث دلیل وحجت اور قابل عمل نہیں ہوتی، تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث متعدد کتب حدیث مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن الجارود، مسند ابوعوانہ وغیرہ میں متعدد طرق سے بہ طریق عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر مروی ہے، عاصم بن کلیب سے اسے ان کے دس بارہ اصحاب نے روایت کیا ہے، یعنی زائدہ بن قدامہ، بشر بن المفضل، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ، ابوالاحوص سلاّم بن سلیم، زہیر بن معاویہ، خالد، ابوعوانہ، موسی بن کثیر، عبداللہ بن ادریس، عبدالواحد بن زیاد (تمام المنہ ص ۲۱۴ و۲۱۵، ومذکورہ کتب حدیث)

ثقات کی اس جماعت نے (ایک زائدہ کے علاوہ سب نے) اپنے شیخ عاصم بن کلیب سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے تشہد میں انگشت شہادت کے فقط رفع واشارہ کا ذکر کیا ہے، اسے حرکت دینے (فرأیتہ یحرکھا) کا ذکر ایک تنہا زائدہ بن قدامہ کے علاوہ کسی نے نہیں کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح (۲۹۲/۱) میں صراحت فرمائی ہے کہ لیس فی شئی من الأخبار "ویحرکھا" الا فی ھذا الخبر، زائدہ ذکرہ بلکہ ابوداؤد میں زائدہ سے مروی روایت (۷۲۷) میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔ اور جیسا کہ اس اشارہ کی حکمت کے تحت بیان کیا گیا کہ یہ اشارہ برائے توحید ووحدانیت ہے، واحد کی تعیین کے لئے ہے، جو متضمن عدم تحریک ہے، اس صورت میں انگلی مرفوع ومنصوب اور ساکن ہوتی ہے نہ کہ متحرک، لہٰذا ان تمام ثقات کا فقط رفع واشارہ کا ذکر اس بات کے بیان کو بھی متضمن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کے وقت اسے حرکت نہیں دیتے تھے، بنابریں یہاں صورت حال یہ نہیں ہے کہ زائدہ نے جو ثقہ ہیں صرف ایک زائد بات بیان کی ہے جو دیگر ثقات کی روایت میں نہیں ہے جسے دیگر ثقات نے بیان نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہاں معاملہ یہ ہے کہ زائدہ کی زیادتی اور ان کا بیان تمام ثقات کے، ثقات کی ایک بڑی جماعت کے بیان کے خلاف اور مخالف ہے۔ اور از روئے اصول یہ معلوم ومعروف ہے کہ ثقہ ثقات کی مخالفت کرے، ثقات کے مخالف روایت کرے تو اس کی روایت شاذ ہوتی ہے، اور معلوم ہے کہ شاذ دلیل وحجت اور مقبول وقابل عمل نہیں ہوتی، لہٰذا تنہا زائدہ کی روایت میں یہ زیادتی فرأیتہ یحرکھا شاذ ہے۔ مقبول اور قابل عمل نہیں ہے، یعنی تشہد میں انگشت شہادت کو بوقت اشارہ حرکت دینا ثابت نہیں ہے۔ مزید در مزید بحث وتحقیق کی رو سے میرے نزدیک یہی راجح اور محقق ہے۔

☆ عاصم بن کلیب سے اس حدیث کو ان سے روایت کرنے والے ان کے اصحاب میں ایک امام سفیان ثوریؒ بھی ہیں، ان کی روایت ''مصنف عبدالرزاق (۲/۶۸/۲۸۲۲) میں مروی ہے، اور امام عبدالرزاق کے واسطہ سے ''مسند احمد'' (۴/۳۱۷) اور ''معجم کبیر'' (۲۲/۳۴/۸۱) میں مروی ہے۔ تنہا سفیان ثوریؒ کی روایت میں ''اشار بسبابتہ'' کے بعد ''ثم سجد'' کی زیادتی بھی ہے، جو دیگر اصحاب عاصم سے مروی کسی روایت میں نہیں ہے، سفیان ثوریؒ کی اس زیادتی اور اس روایت کی بنا پر کچھ لوگوں کو وہم ہوگیا ہے کہ ''جلسہ بین السجدتین'' میں بھی انگشت شہادت سے اشارہ کرنا ثابت ہے، حتی کہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''زاد المعاد'' میں اس کا ذکر اور اس کو اختیار کیا ہے۔ (تمام المنۃ: ۲۱۴)

امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تمام المنہ'' (۲۱۴، ۲۱۵) میں اس کی مدلل تردید فرمائی ہے، ان کی دلیل یہی ہے کہ یہ زیادتی، یہ روایت شاذ ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اس زیادتی کے روایت کرنے میں سفیان ثوری (یا عبدالرزاق راوی از ثوری) متفرد ہیں، عاصم بن کلیب کے دیگر اصحاب میں سے کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ پس اسی طرح اور اسی لئے زائدہ بن قدامہ کی یہ زیادتی اور ان کی یہ روایت ''فرأیتہ یحرکھا'' بھی شاذ ہے، ناقابل عمل ہے، کیونکہ اس زیادتی کو زائدہ کے علاوہ دس بارہ اصحاب عاصم میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا ہے، تو ان سب کے خلاف تنہا زائدہ کی زیادتی کیوں شاذ نہیں ہوگی۔

تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں یہ صراحت ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ ولا یحرکھا (نسائی ۱۲۷، ابوداؤد ۹۸۹) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے اشارہ کرتے تھے، اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔ امام نوویؒ نے فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے (اصل صفۃ صلوۃ النبی ۳/۸۵۲)

یہ بہ طریق ابن جریج، اخبرنی زیاد عن محمد بن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن عبداللہ بن الزبیر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا مروی ہے۔ نیز ابن جریج نے کہا: وزاد عمرو (بن دینار) قال: اخبرنی عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو کذلک (ای یشیر باصبعہ اذا دعا ولا حرکھا) بذل المجھود:

۲/۱۲۷)، امام البانیؒ نے اس سند سے مروی اس روایت کو صحیح کہا ہے۔(۹۸۹)

امام البانیؒ نے امام نوویؒ کے مذکورہ قول پر کہ اس کی اسناد صحیح ہے، تعاقب فرمایا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ ابن عجلان متکلم فیہ ہے۔حالانکہ ابن عجلان پر کلام کا حاصل خود امام البانیؒ کے نزدیک یہ ہیکہ وفی ابن عجلان کلام یسیر لا یضر الاحتجاج بحدیثه (الصحیحه ۱/۳۵۶/۱۸۳)، محمد بن عجلان ثقة حسن الحدیث، فلا یعل الحدیث بمثله (الضعیفه ۱/۲۵۲/۱۲۸)، ابن عجلان حسن الحدیث کما تقدم مرارا (الصحیحه ۷/۱۵۹۶/۳۶۰)، ابن عجلان انما أخرج له مسلم مقرونا بغیره (الصحیحه ۱/۱۱۲/۴۵)

اور اس حدیث کی بایں لفظ روایت میں محمد بن عجلان متفرد بھی نہیں ہیں، بلکہ عمرو بن دینار جو بلند پایہ ثقات میں سے ہیں۔وکان شعبة لا یقدم احدا علی عمرو بن دینار ابن عجلان کی متابعت کی ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، نیز تمام دیگر صحابہ سے مروی احادیث، حدیث ابن الزبیرؓ کے لئے شواہد ہیں۔ان سب سے بھی حدیث ابن الزبیر کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ جیسا کہ حکمتِ اشارہ کے بیان میں واضح کیا گیا کہ ان سب احادیث میں ضمناً یہ بھی بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت نہیں دیتے تھے، جو بات ان حدیثوں میں ضمناً بیان ہوئی ہے وہی بات حدیث ابن الزبیر میں صراحتاً بیان ہوئی ہے، کان یشیر باصبعه ولا یحرکها یہ سب عدم تحریک کے بیان میں ایک دوسرے کی موافق ومؤید ہیں۔

مگر امام البانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث ابن الزبیرؓ میں "ولا یحرکها" کی زیادتی کو شاذ اور نا قابل عمل قرار دیتے ہیں، کیونکہ بقول ان کے اس حدیث میں اس زیادتی کے ذکر میں ابن عجلان متفرد ہیں، دو راوی عثمان بن حکیم اور مخرمہ بن بکیر نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ بن الزبیرؓ سے اس زیادتی کے بغیر روایت کیا ہے۔(نسائی ۱/۱۷۳، بیہقی ۲/۱۳۲) اصل صفۃ صلاۃ النبی ۳/۸۵۳) عرض ہے کہ اسی طرح زائدہ بن قدامہ بھی حدیث وائل میں "رأیته یحرکها" کی زیادتی کے ذکر میں متفرد ہیں، دیگر دس بارہ اصحاب نے عاصم کے خلاف روایت کیا ہے، ان میں سے کسی نے اس زیادتی کا اس لفظ "رایته یحرکها" کا ذکر نہیں کیا ہے، سب نے اس کے بغیر روایت کیا ہے۔سو اسی طرح اس کو بھی، بلکہ اس کو مذکورہ بالا زیادتی سے بڑھ کر شاذ ہونا چاہیے، بالخصوص جبکہ زائدہ کا کوئی متابع نہیں ہے اور یہاں ابن عجلان کی عمرو بن دینار جیسے بلند پایہ ثقہ نے متابعت بھی کی ہے(اس متابعت کی توضیح وتفصیل کے لئے دیکھیں ناچیز کا رسالہ "تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ اور اس کی کیفیت"

☆ حدیث ابن الزبیر میں "لا یحرکها" کے ثابت نہ ہونے کی ایک اور علت اور اس کے شاذ ہونے کی ایک اور وجہ امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کی ہے کہ اس حدیث میں یہ زیادتی ابن عجلان سے تنہا زیاد بن سعد نے روایت کی ہے، اور ابن عجلان کے دیگر چار اصحاب لیث بن سعد، ابو خالد الاحمر، ابن عیینہ اور یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو ان سے اس زیادتی کے بغیر روایت کیا ہے، (اصل صفۃ صلاۃ النبی ۳/۸۵۳)

تو اسی طرح حدیث وائل بن حجرؓ میں "رأیته یحرکها" کی زیادتی جو صرف تنہا زائدہ بن قدامہ کی روایت میں ہے، اور عاصم بن کلیب کے دیگر دس بارہ اصحاب نے اسے ان سے اس زیادتی کے بغیر روایت کیا ہے، اس لئے زائدہ کی زیادتی بدرجہ اولیٰ شاذ اور نا قابل عمل ہونی چاہیے۔حاصل یہ کہ وائل بن حجر کی حدیث میں انگشت شہادت کو حرکت دینے کا ذکر ثابت اور محفوظ نہیں ہے، شاذ ہے، لہٰذا نا قابل عمل ہے۔اسی لئے جمہور ائمہ وعلمائے امت جن میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں، اس تحریک کے قائل نہیں ہیں۔تشہد میں انگشت شہادت کو بوقت اشارہ حرکت دینا مسنون ومستحب نہیں سمجھتے۔امام مالک کا بھی مشہور مذہب عدم تحریک ہے (مختصر ابن حاجب مالکی)، عارضۃ الاحوذی للقاضی ابن العربی مالکی میں ہے "تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینے سے پرہیز کرو" (۲/۸۵) امام ابن حزم رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: ہم مستحب سمجھتے ہیں کہ مصلی جب تشہد میں بیٹھے تو انگشت شہادت سے اشارہ کرے اور اسے حرکت نہ دے ولا یحرکها (محلی ۴ مسئلہ ۴۶۰) امام نوویؒ نے "شرح المہذب" ۳/۴۵۴) میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا مکروہ ہے۔

جن بعض ائمہ حدیث نے وائل بن حجرؓ کی اس زیر بحث حدیث کی تصحیح کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مراد اصل حدیث ہے، کل حدیث بایں زیادتی وبایں الفاظ "رأیته یحرکها" نہیں ہے، اور یوں حدیث وائل بن حجرؓ کے صحیح ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، سوائے اس زیادتی کے کہ یہ از روئے اصول ودلیل بہر حال شاذ ہے جیسا کہ گذشتہ سطور میں مدلل وضاحت کی گئی۔

تنبیہ: مشکوۃ جلد اول باب التشہد فصل ثانی میں پہلی حدیث یہ ہے: عن وائل بن حجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ...ثم جلس فافترش رجله اليسرى، ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى، وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى، وقبض ثنتين وحلق حلقة ثم رفع اصبعه، فرأيته يحركها يدعوبها. رواه ابوداؤد والدارمی (مشكوة حديث ۹۱۱)

صاحب مشکوۃ نے اس حدیث (بشمول لفظ "فرایته یحرکها یدعوبها") کے لئے دارمی کے ساتھ ابوداؤد کا بھی حوالہ دیا ہے، اور تمام شارحین مشکوۃ علامہ طیبی، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہم اللہ نے اس تخریج کو برقرار رکھا ہے، اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔محدث العصر علامہ البانیؒ کی تحقیق سے شائع شدہ مشکوۃ میں بھی یہ تخریج

برقرار ہے، بلکہ علامہ موصوف نے حاشیہ مشکوۃ میں نیز اپنی دوسری متعدد تالیفات ارواء الغلیل (۲/۶۸)، تمام المنۃ (۲۱۴)، صفۃ صلوۃ النبی (۱۶۹) وغیرہ میں ابوداؤد کا حوالہ دینے کے ساتھ اس میں حدیث نمبر کی بھی نشاندہی فرمائی ہے، یعنی (۷۲۶، ۷۳۷)، علامہ موصوف نے مذکورہ کتابوں میں تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینے کے ثبوت میں اس حدیث کے لئے ابوداؤد کا بھی حوالہ دیا ہے۔

یہاں اشکال یہ ہے کہ مذکورہ حدیث وائل بن حجرؓ بلفظ ''فرأيته يحركها'' سنن ابوداؤد میں نہ مذکورہ نمبروں میں مروی ہے، نہ کسی دوسری جگہ کسی باب میں ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے۔ تو پھر اس لفظ کے لئے یا اس لفظ کے ساتھ اس حدیث کے لئے ابوداؤد کا حوالہ دینا اور کہنا کہ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور کوئی استثناء بھی نہ کرنا مثلاً ''الا لفظ فرأيته يحركها'' یہ تخریج آخر کیوں کر درست ہوسکتی ہے؟ مسئلہ اصل حدیث وائل کا نہیں کہ وہ تو سنن ابوداؤد میں مروی ہے ہی، مسئلہ لفظ ''فرايته يحركها'' کا ہے، جس سے استدلال بھی مقصود ہوتا ہے یہ تو ابوداؤد کی کسی روایت میں نہیں ہے، حتی کہ ابوداؤد میں زائدہ سے مروی روایت میں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اس بارے میں ناچیز کی رہنمائی فرمائیں گے، اور میرے اشکال کا ازالہ فرمائیں گے۔ وأتقدم اليهم بالشكر الجزيل سلفا

ہمارے فاضل گرامی ڈاکٹر مولانا لیث محمد عمری/حفظہ اللہ نے بھی اپنے تحشیہ مشکوۃ میں امام البانیؒ کے ارقام کردہ نمبروں کا ہی حوالہ دے دیا ہے، اور اصل سنن ابوداؤد کی طرف مراجعہ کرکے مقابلہ وتصحیح کی زحمت نہیں فرمائی ہے۔ سبحان الله لا يضل ولا ينسى۔

بلکہ واقعہ یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے سنن میں، تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کے وقت اسے حرکت دینے سے متعلق کوئی حدیث روایت ہی نہیں کی ہے بلکہ اس کے برخلاف ''باب الاشارۃ فی التشہد'' عبداللہ بن الزبیرؓ کی حدیث البتہ روایت کی ہے جس میں تشہد میں انگشت شہادت کو بوقت اشارہ حرکت دینے کی نفی ہے۔ ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يشير باصبعه ولا يحركها (۹۸۹) اور جیسا کہ بیان کیا گیا ابوداؤد میں یہ حدیث دو سند سے مروی ہے اور دوسری سند کو امام البانیؒ نے بھی صحیح کہا ہے۔ دوسری سند سے مروی الفاظ یہ ہیں: قال ابن جريج وزاد عمر وبن دينار قال عامر بن عبدالله بن الزبير عن ابيه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو كذلك... اس میں لفظ'' زاد عمروبن دينار '' قابل توجہ ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ابن عجلان نے جو کچھ بیان کیا، کہ كان يشير باصبعه ولا يحركها" عمرو بن دینار نے بھی اس کو بیان کرنے کے ساتھ اس پر مزید بیان کیا... اور ابن عجلان کی روایت میں '' لا يحركها" بھی ہے، معلوم ہوا کہ ابن الزبیرؓ کی حدیث میں لا يحركها صحیح اور محفوظ ہے۔ نیز يدعوكذلك (ایسے ہی دعا کرتے) کا بھی مطلب یہی ہے کہ كان يشير باصبعه ولا يحركها یعنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔ (بذل المجھود شرح سنن ابی داؤد :۲/۱۲۷) عبداللہ بن الزبیرؓ کی حدیث صحیح بن خزیمہ (۷۱۴) اور صحیح ابن حبان (۴۸۵) میں بھی مروی ہے۔

علامہ شیخ محمد بن علی اثیوبی رحمۃ اللہ علیہ ''ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی'' للنسائی میں تحریر فرماتے ہیں: اما تضعيف حديث عبدالله بن الزبير بسبب تفرد ابن عجلان كما قال بعضهم فليس بجيد... لأنه ثقة متفق على توثيقه، وان تكلموا باضطرابه فى احاديث ابى هريرة رضى الله عنه فقط، وهذا ليس منها. اور ''يدعوكذلك'' کی تشریح میں فرماتے ہیں: اى بالصفة المتقدمة (يعنى بصفة يشير باصبعه ولا يحركها كما فى رواية ابن عجلان) (ذخیرۃ العقبی جزء۱۵، ص۶۹، حدیث ۱۲۷)

☆☆☆

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق نائب امیر حافظ ذکی باری صاحب کا انتقال پُرملال: نہایت ہی رنج وافسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق نائب امیر اور انجمن وکیل پنجابیان دہلی کے سابق جنرل سکریٹری جماعت کی بزرگ ترین شخصیت حافظ ذکی باری صاحب کا گزشتہ شب بوقت ڈھائی بجے بعمر 87 سال انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جماعتی خبریں

حافظ ذکی باری صاحب کو اللہ تعالی نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ نیک طبع، علم دوست، علماء کے قدر داں، دینی وجماعتی جذبے سے سرشار اور بڑے خلیق وملنسار تھے۔ آپ جماعتی کاز سے وابستہ رہنے کے علاوہ انجمن وکیل پنجابیان کے تقریباً تیس سالوں تک ذمہ دار اعلی رہے۔ مدرسہ زبیدیہ کشن گنج کی نشأۃ ثانیہ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ پسماندگان میں تین صاحب زادے فاروق ذکی، تابش ذکی، ارشد ذکی اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ نماز جنازہ کی پہلی جماعت بوقت دو بجے دن مسجد اہل حدیث کشن گنج دہلی میں اور دوسری جماعت تین بجے سہ پہر اور تدفین قبرستان شیدی پورہ دہلی میں ہوئی۔ اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے، بشری لغزشوں سے درگذر کرے، خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، ان کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، جملہ پسماندگان و متعلقین کو صبر وسلوان عطا فرمائے۔ آمین۔ (شریک غم ودعاگو: اصغر علی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

۳۵ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بابت اعیان جماعت کے تاثرات (۱)

(۱)

گرامی قدر صاحب المرتبت حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی/حفظہ اللہ وتولاہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۳۵ ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی حسین یادیں، دلکش مناظر، خوبصورت وخوشنما نظارے اور علمی، دعوتی، روحانی بیانات کی لذتیں لیے واپس جامعہ پہنچ چکا ہوں، اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کے بامقصد انعقاد اور اس کے کامیاب اختتام پر آپ کو مع ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی وجملہ ارکان شوریٰ وعاملہ وکارپردازان کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں، ان دو دنوں اور دوراتوں کی یاد اور لذت گیری مدتوں یاد رہے گی۔ اللہ کا فضل خاص رہا کہ موسم نہایت خوشگوار تھا نہ سخت گرمی نہ سردی بلکہ بڑا سہانا اور موافق تھا جس سے خطباء، مقررین اور سامعین سب کے سب بھر پور لطف اندوز ومحظوظ ہوئے فالحمد للہ۔ آپ نے نہایت پرشکوہ، مضبوط اور وسیع وعریض اسٹیج بنوایا کسی موہوم خدشہ کے تحت اسٹیج کے اوپر اور جلسہ گاہ کے ایک بڑے حصہ پر واٹر پروف سائبان نصب کرایا، خوب لمبا چوڑا جلسہ گاہ کو ترتیب دلایا، پورے جلسہ گاہ میں کرسیوں کا اہتمام کرایا یہ سب کچھ ملاکر نہایت اچھا لگا۔ ساؤنڈ سسٹم کیمرہ اور پروگرام کی ریکارڈنگ کا اعلیٰ انتظام دیکھا گیا، پانی کی قلت کا ادنی سا احساس نہیں ہوا، پروگرام کے نشر کا لائیو سسٹم بڑا مفید تھا۔ واپسی پر ملنے جلنے والوں نے خوب تحسین کی کہ ہم لوگوں نے اپنے گھروں سے خوب استفادہ کیا اور پروگرام سے لطف اندوز ہوئے۔

امام حرم نبوی کی تشریف آوری سے چار چاند لگ گیا جس سے پروگرام کا حسن ولطف دوبالا ہو گیا اور یہی مکمل کامیابی کی ضمانت بنا، علماء، مقررین ومدعوئین ومقالہ نگاران کے قیام وطعام کا میں نے بڑا بہتر انتظام پایا کہیں بدنظمی نہیں دیکھی گئی۔ نوگڈھ کی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور پاکوڑ اہل حدیث کانفرنس کے بعد یہ تیسری سب سے کامیاب وکامران ویادگار کانفرنس بن گئی، یہ نہایت بڑا پروگرام تھا۔

اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے بذات خود اور بعض دیگر غیور خطباء نے اس کی تردید کردی جس سے اسٹیج کے وقار پر کوئی حرف نہیں باقی رہ گیا جو باعث اطمینان ہے۔ میں بار دگر اس بامقصد کامیابی اور کانفرنس کے موضوع ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' کی کما حقہ توضیح وتشریح اور افادیت پر آپ کو پھر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کے ساتھ نہایت چاق وچوبند ٹیم ڈاکٹر محمد شیث تیمی، مولانا محمد احمد سلفی، مولانا محمد رئیس فیضی اور مولانا سعید الرحمٰن سنابلی کو ان کی چستی اور خدمات پر دل سے دعا دیتا ہوں۔   والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شیخ خورشید احمد سلفی

شیخ الحدیث جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈانگر نیپال وامیر جمعیت اہل حدیث بڑھنی سدھارتھ نگر

(۲)

قابل احترام فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند   السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

اللہ صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے آمین۔ امید ہے خیر وعافیت سے ہوں گے۔

الحمدللہ اللہ نے جمعیت کی خدمت وترقی کے لئے آپ کو چنا، الحمدللہ کئی بڑے بڑے کام کو انجام تک پہنچانے میں آپ کی مدد فرمائی،

اہلحدیث منزل کی تعمیر نو، اہلحدیث کمپلیکس، مسجد، عمارات، زیر تعمیر آڈیٹوریم، قابل ذکر ہیں، عظیم الشان آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس پاکوڑ سے لیکر حاضر میں ۳۵ ویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، آنجناب کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔

الحمدللہ جس میقات میں آپ پہلی دفعہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ناظم اعلی منتخب ہوئے تھے اسی میقات میں راقم بھی ضلعی جمعیت اہلحدیث جلپور کا پہلی دفعہ ناظم منتخب ہوا تھا، تبھی سے آج تک جمعیت کے لئے ہمیشہ تن، من، دھن، اور وقت کے ساتھ آپکے شانہ بشانہ کھڑا رہا، لیکن افسوس کچھ ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے میں اس بار کانفرنس میں شرکت سے قاصر رہا۔ جس کا مجھے قلق رہے گا۔

میرے پوتے کی شادی کی تاریخ اور کانفرنس کی تاریخ یکساں تھیں اتنا ہی نہیں اس شادی سے جڑے 3 خاندانوں کی بھی شادیاں تھیں جو تاریخ آگے پیچھے کرنے کے لئے تیار نہ تھے، اور میں اپنے قبیلے کا اپنے خاندان کا سب سے بزرگ فرد تھا ایسی صورت میں میرا شادی میں غیر حاضر رہنا ناممکن تھا، اس وجہ سے میں کانفرنس میں شرکت سے محروم رہا جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لیے اور آپ وآپ کی ٹیم کے لئے اللہ سے قبولیت کی دعا گو ہوں۔

میرے حق میں صحت، عافیت وتندرستی، قرضوں کی ادیگی، میرے اہل وعیال کے لئے ثابت قدمی، دین ودنیا کی بھلائی اور اسلام وایمان پر خاتمہ کے لئے دعائیں فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ تمام اسٹاف کو سلام دعا۔

خادم ملت خاکسار: ابوارشد انصاری

رکن مرکزی مجلس شوریٰ، مرکزی جمعیت اہلحدیث الہند

(۳)

امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیر اہتمام دوروزہ عظیم الشان پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے عنوان احترام انسانیت ومذاہب عالم کے انعقاد کی کامیابی پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران، اراکین، کارکنان ووابستگان خصوصا

قائد جماعت مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہندوستانی مسلمانوں کی سب سے بڑی اور قدیم جماعت ہے جس کی اساس عقیدہ توحید اور کتاب وسنت پر ہے۔

پرویز احمد بنگرونور باغ، سرینگر کشمیر

(۴)

پینتسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی کامیابی پر ہم ذمہ داران مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند، کانفرنس کی شوری کمیٹی، کنوینز، ملک بھر سے تشریف لائے صوبائی وضلعی جمعیت اہلحدیث کے ذمہ داران، علماء کرام، مقالہ نگار، رضا کار اور دیگر اہلکاروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کانفرنس کا مرکزی عنوان "احترام انسانیت اور مذاہب عالم" تھا جس پر کم وبیش تقریبا 500 سے زائد علماء کرام نے اپنے خطاب اور مقالات کے ذریعے کتاب وسنت کی روشنی میں گفتگو کی، ملی اور دوسرے مذاہب کی شخصیات نے بھی اپنے قیمتی تاثرات سے پیام انسانیت کا درس دیا اور مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی کوشش کو سراہا، اتنی بڑی کانفرنس تھی یقیناً کچھ کمی کوتاہی ضرور رہی ہوگی مگر مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کانفرنس کے ذریعے''مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند'' نے پوری دنیا کو احترام انسانیت، امن وسکون، بدامنی کا خاتمہ وغیرہ پر اسلام کا پیغام دینے میں کامیاب رہی ہے جس کا اعتراف سبھی نے کیا ہے۔ کانفرنس کے اعلان سے لیکر ابتک کانفرنس کے متعلق سوشل میڈیا پر مثبت ومنفی تبصرے دیکھنے کومل رہے ہیں، کوئی انتظام وانصرام پر سوال اٹھا رہا ہے تو کوئی فلاں صاحب کی تقریر پر، کچھ ایسے ہیں جو صرف چند علماء کی تقریر کی پذیرائی کے ساتھ دوسرے علماء کی تنقیص بھی کررہے ہیں، ایک صاحب نے اتنی کامیاب کانفرنس کو بھی اپنے حسد کا نشانہ بنایا ہے، خیر اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، یہ ابتداء سے ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔

رہی بات ایک خاص صاحب کی تقریر کے متعلق جس کی شرکت اور شمولیت پر علماء سوال کررہے ہیں اور اس پر رد بھی کررہے ہیں مگر اس کے بہانے مرکزی جمعیت کو قصوروار ٹھہرانا قطعی درست نہیں ہے۔ ایک ملی تنظیم کا صدر ہونے کے ناطے انہیں دعوت دی گئی اور اس کی نمائندگی اسٹیج سے ہوجائے دو چار منٹ خطاب کے لئے بلا لیا گیا، اب اس صاحب نے کیا بولا یہ ان کا مسئلہ ہے کیونکہ سبھی کو بولنے کی آزادی دی گئی تھی کسی کو لکھ کر نہیں دیا گیا تھا کہ آپ کو یہی بولنا ہے، اس لئے اگر کوئی ایسی بات کہہ گیا جو ہمارے منہج، توحید اور ایمان کے منافی ہے تو صرف اس کی ایک بات پر کانفرنس کی کامیابی پر مٹی پلید کرنا اور پوری مرکزی جمعیت کو قصوروار سمجھنا صحیح نہیں ہے، اسٹیج سے ہی ہمارے علماء نے اشارہ وکنایہ میں اس کی تردید کردی، مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے امیر نے بھی ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بات رکھتے وقت ہمیں ہمیشہ اسٹیج کا خیال ہونا چاہئے کہ ہم کونسی بات کہاں بول رہے ہیں۔ میں نے پروگرام کا اکثر حصہ آن لائن دیکھا، سبھی علماء کے خطابات کتاب وسنت کی روشنی میں تھے کسی نے بھی توحید سے سمجھوتے کی بات نہیں کی، سبھی نے اسلام کے پیام انسانیت کو اپنانے اور ملک وعالم میں امن وامان قائم کرنے کی اپیل کی، اب اس میں توحید پر سمجھوتے والی بات کہاں سے آئی مجھے سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ ایک ہی خطاب کو دلیل بنا کر دوسرے علماء کی محنت کو پس پشت ڈال دینا درست ہے؟ کئی برسوں بعد اتنی بڑی کانفرنس اہلحدیث بینر تلے منعقد ہوئی ہے خوشی کا اظہار کریں، ذمہ داران اور علماء کرام کو مبارکباد پیش کریں، دوسرے مسلک والوں سے سیکھیں، کبھی اپنے اکابرین کو ایسے سرعام رسوا نہیں کرتے، حالانکہ وہاں بھی اختلافات کم نہیں ہیں۔ اخیر میں پھر سے ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم شیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی مدنی حفظہ اللہ تعالی اور شوری کمیٹی کو کانفرنس کی کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عابد جمال الدین سلفی

(۵)

مکرمی امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احترام انسانیت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر کچھ کلمات وتاثرات

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دو روزہ (9-10 نومبر 2024) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان:''احترام انسانیت اور مذاہبِ عالم'' انتہائی آن بان شان اور بے انتہا تزک واحتشام کے ساتھ قلبِ ہند دہلی کے رام لیلا میدان میں منعقد ہوئی اور انتہائی کامیابی کے ساتھ بہ حسن وخوبی اختتام پذیر ہوئی؛ فالحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات و تدوم الطيبات.

بڑی خوش نصیبی اور سعادت کی بات یہ رہی کہ دونوں دنوں میں امام مسجدِ نبوی فضیلۃ الشیخ دکتور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن البعیجان - حفظہ اللہ - اس کانفرنس کی زینت بنے۔ دونوں دن آپ نے خطاب فرمایا اور پوری انسانیت کو احترام انسانیت کا پیغام پہنچایا۔ دوسرے دن آپ حفظہ اللہ کی اقتدا میں مغرب وعشاء کی نماز تمام حاضرین نے ادا کی۔ منظر دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ لوگ (گویا) مسجدِ نبوی میں نماز ادا کررہے ہوں۔ ایک سکون تھا، اطمینان کی فضا تھی، طمانیتِ قلب کا ماحول تھا۔ امام صاحب کے ایک اللہ اکبر (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) نے عوام وخواص کی ٹھاٹھیں مارتے سمندر کو قابو کرلیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

خطابت کے لیے عظیم شخصیات کا حسنِ انتخاب کیا گیا تھا۔ اکثر مقررین نے انتہائی کم وقت میں اپنی خطابت کے خوب خوب جوہر دکھلائے اور عوام الناس کو مستفید فرمایا؛ جن مقالہ نگاران پر حسنِ نظر پڑی تھی، وہ بھی انتہائی خوب تھی بنا بریں بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ایسے موقعے پر اللہ رب العالمین کے شکر وحمد کے بعد (جس نے محض اپنے فضل خاص اور توفیقِ محض سے ذمہ داران کو اس کام کی توفیق بخشی) مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے باوقار وذی حشم امیر محترم عزت مآب عالی جناب فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی مدنی۔ حفظہ اللہ کی خدمتِ عالیہ میں شکر وسپاس کے گلہائے عقیدت ومحبت نہ پیش کیا جائے جنہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود جواں سال، جواں عزم، جواں ہمت اور جواں حوصلہ مردِ مجاہد سا فریضہ انجام دیا۔ فجزاہ اللہ خیرا وبارک فی عمرہ۔ عمومی طور پر کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد مثبت ومنفی تبصرے ہوتے رہتے ہیں اور اگر منفی تبصرے خوب ہوں تو یقین کر لیجئے کہ پروگرام بے تحاشا کامیاب

تھااور بعض لوگوں کے گلے نہیں اتر رہا تھا کیوں کہ پتھر ہمیشہ پھل دار درخت پر ہی پھینکے جاتے ہیں، جس میں پھل ہی نہ ہو اس پر پتھر پھینکنا چہ معنی دارد؟ مخالفت سے مری شخصیت سنورتی ہے۔ میں دشمنوں کا بڑا احترام کرتا ہوں اور یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ:

دو قدم چاند مرے ساتھ جو چل پڑتا ہے — شہر کا شہر تعاقب میں نکل پڑتا ہے
سر آب جلاتا ہوں فقط ایک چراغ — دوسرا آپ ہی تالاب میں چل پڑتا ہے

کانفرنسوں کا انعقاد کوئی معمولی کام اور کھیل نہیں، اس کے لیے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، تیاریاں کرنا پڑتی ہیں، جمعِ خاطر کرنا پڑتا ہے، ہمت و حوصلے اکٹھے کرنے پڑتے ہیں، عزم وارادہ راسخ اور پختہ کرنا ہوتا ہے اور دل ودماغ میں امت وملت کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ فراواں لے کر آگے بڑھنا پڑتا ہے۔

احترامِ انسانیت کانفرنس کا انعقاد وقت کی ضرورت تھی جس کا اظہار تمام مقررین واظہار خیال کنندگان نے اپنے خطابات وتاثرات میں فرمایا جس پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران، عہدیداران، کارکنان اور عملہ نیز کانفرنس کی پوری ٹیم مبارک باد کے سو بار مستحق ہیں۔ اللہ دنیا وآخرت میں بہتر بدلوں سے نوازے، ہمیشہ خوش وخرم رکھے، مزید توفیقات سے نوازے اور ان کی خدماتِ جلیلہ کو شرفِ قبولیت سے باریاب فرمائے، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

دعا گو: عبدالسلام بن صلاح الدین مدنی

(بقیہ صفحہ ۱۷ کا)

انسان کے عام احترام وکرامت کا تحفظ اور اس کا پاس وخیال رکھنا ضروری ہے اور یہ بات جاننا ضروری ہے کہ روئے زمین پر کوئی دین، نظام یا قانون ایسا نہیں ہے جس نے کرامت انسانی کا تحفظ دین اسلام کی طرح بہتر طور پر کیا ہو، چنانچہ ہم تمام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس سلسلے میں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اپنی کوششیں صرف کریں۔ اپنی گفتگو کے اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ احترام انسانیت کے کاز کو فروغ دینے کے حوالے سے آپ لوگوں کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے، ہماری اور آپ کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشے اور آپ تمام حضرات کو اس دین کی خدمت اور انسانیت اور مسلمانوں کی خدمت کے عوض بہترین بدلہ دے۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نوٹ: یہ پیغام عزت مآب ڈاکٹر صالح بن سلیمان وہیبی حفظہ اللہ وتولاہ، جنرل سکریٹری ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام پینتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بعنوان ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' بتاریخ 9-10/نومبر 2024ء بمقام رام لیلا میدان کے لئے ارسال فرمایا تھا جسے ان کے خصوصی نمائندہ ڈاکٹر سلیمان بن قاسم العید حفظہ اللہ نے پڑھ کر کانفرنس میں سنایا تھا جس کا فوری ترجمہ بھی ہوا تھا لیکن افادۂ عامہ کی خاطر اسے نذر قارئین کیا گیا ہے۔

☆☆☆

(بقیہ صفحہ ۳۱ کا)

ملت اور متعدد دھرم گروؤں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے شایان شان دو روزہ قومی سیمینار کا بھی انعقاد عمل میں آیا جس میں مقالہ نگاروں نے مرکزی موضوع کے تحت مختلف ذیلی موضوعات پر علمی اور تحقیقی مقالات پیش کئے اور بتایا کہ کن خطوط پر چل کر احترام انسانیت کا کاز مکمل ہوسکتا ہے۔ اختتامی اجلاس میں کانفرنس کے موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے شائع ہونے والی متعدد اہم علمی، تحقیقی اور دعوتی کتابوں مثلاً مجموعۂ مقالات، دبستان نذیریہ جلد سوم، تاریخ اہل حدیث دسویں جلد، تحریک ختم نبوت چھبیسویں جلد، مرکزی جمعیت اہل حدیث سے صادر ہونے والے جرائد ورسائل مثلاً پندرہ روزہ جریدہ ترجمان اردو، ماہنامہ اصلاح سماج ہندی اور ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ انگریزی کے خصوصی نمبرات وغیرہ کا اجراءعمل میں آیا۔ اسی طرح مختلف اہم شخصیات کو ان کی گراں قدر دینی، علمی، تعلیمی، تربیتی، دعوتی، اصلاحی، سماجی، رفاہی اور قومی وملی خدمات کے اعتراف میں اہل حدیث ایوارڈ کا اعلان کیا گیا اور ملک وملت سے متعلق متعدد تجاویز پیش اور قرارداد منظور ہوئیں۔ اخیر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے رقت آمیز دعا کی جس میں دین پر استقامت، عقیدہ توحید اور کتاب وسنت پر عمل، احترام انسانیت آپسی بھائی چارہ، قومی یکجہتی، وطن عزیز کی تعمیر وترقی، امن وشانتی وغیرہ شامل تھی۔ یہ سب جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث سے جاری اخباری بیان میں دی گئی۔

پریس ریلیز کے مطابق جن امور سے متعلق قرارداد کی تجاویز پاس ہوئیں ان میں عقیدہ توحید کی اہمیت وضرورت اور اس کی نشرواشاعت، ناموس رسالت کا تحفظ، تمام مذاہب کے دھرم گروؤں اور مذہبی پیشواؤں کا احترام، دوسرے دین دھرم کی توہین کرنے والے کی مذمت، اعتدال ووسطیت کے راستہ پر گامزن ہونے، غلو سے بچنے، صبر وتحمل برتنے اور تشدد واشتعال انگیزی سے اجتناب کرنے اور منہج منہج کا کھیل نہ کھیلنے کی تلقین، حقوق انسانی کا تحفظ، خواتین کا استحصال، جہیز، وراثت سے محرومی، قتل جنین ودیگر برائیوں پر اظہار تشویش، اعلیٰ دینی وعصری تعلیمی وتربیتی اداروں کے قیام پر زور، مساجد، مقابر اور مدارس وغیرہ کے سلسلے میں حکومت وعوام کو عدل وانصاف کے تقاضے کو پیش نظر رکھنے کی تجویز، مدارس سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے کا استقبال۔ فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کو روکنے کے لئے عالمی برادری سے اپیل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ قرارداد میں اس بات پر بطور خاص زور دیا گیا کہ انسان اصلاً مکرم ومعزز ہے، اس کا ہر فرد بشر کو پاس ولحاظ رکھنا چاہئے اور ہر اس قول وعمل سے احتراز کرنا چاہئے جس سے انسانی کرامت متاثر ہوتی ہے۔ مذاہب کے اندر جو اقدار وتعلیمات مشترک ومسلم ہیں ان کی بجا آوری کریں، پیام انسانیت کو عام کریں، اخوت وبھائی چارے کی فضا قائم کریں، مکالمہ کے کلچر کو فروغ دیں کیونکہ یہی وہ طریقہ ہے جس سے الفت ومحبت کا فروغ اور پرامن تعایش باہمی ممکن ہے۔

☆☆☆

نظم استقبالیہ

بموقع پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس رام لیلا میدان نئی دلی ۹/۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء بروز سنیچر، اتوار

مرحبا اے مہمانانِ گرامی مرحبا
مرحبا اے صاحبانِ خوش بیانی مرحبا
آپ کا ہر لفظ ہے پیغام قرآن و حدیث
دینے والے وہ پیام جاودانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
مرحبا اے علم دیں کے ماہ پارو مرحبا
آسمان علم کے روشن ستارو مرحبا
مرحبا اے غمزدہ کے غمگسارو مرحبا
مرحبا یاد سلف کے یادگارو مرحبا
ہے یہ پینتیسویں سلف کی اک نشانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
گلشن اسلام کے اے نو بہارو مرحبا
مختلف عنوان پہ مضموں نگارو مرحبا
مرحبا توحید کے اے بادہ خوارو مرحبا
مرحبا علم و ہنر کے مشکبارو مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
سب کو تھی امید پھر لیلا میں آئے گی بہار
ایسی ساعت جس پہ نازاں آچکے لیل و نہار
روشنی پھیلے گی ایسی سنت و توحید کی
آج چھنٹ جائیں گے کفر و شرک کے گرد و غبار
مل گئی ہے یوں بوڑھاپے کو جوانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
کاروانِ دعوت و تبلیغ کی سعی جمیل
آگئے ہر سمت سے ہیں علم کے بطل جمیل
لے کے آئے ہیں ہمارے سامنے یاد خلیل
تازگی پائے گی اس اجلاس سے روحِ علیل
بحر جمعیت میں آئی ہے روانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
ہم مٹائیں گے رواج و بدعت و باطل رسوم
اس قدر آئے ہیں یاں پہ علم کے ماہ و نجوم
شرف بخشا ہے ہمیں آئے مدینہ کے امام
بہر استقبال استادہ ہے یہ پورا ہجوم
ملت بیضاء کی ایسی پاسبانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا
سنتِ نبوی کا دامن چھوٹنے پائے نہیں
اور وحدت کی یہ رسی ہاتھ سے جائے نہیں
وقت اب بھی ہے کہ جاگیں، جگائیں قوم کو
یاد رکھنا ہے سبق علمی منارو مرحبا
متقیو زاہدو اے دیندارو مرحبا
ضو فشانی دہر ظلمت کی ضرورت ہے اشد
ربط باہم و محبت کی ضرورت ہے اشد
جاؤ ہاشم گھر مگر یہ یاد رکھ سونا نہیں
جہد وافر اور حرکت کی ضرورت ہے اشد
یوں ہی کٹ جائے یہ اپنی زندگانی مرحبا
مرحبا اے وافدیں راجدھانی مرحبا

محمد ہاشم فیضی السّلفی
ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث مغربی چمپارن بہار

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

میں مدینۃ الرسول سے امن وانسانیت کا پیغام لے کر آیا ہوں: امام مسجد نبوی

قومی یکجہتی، امن، تحفظ حقوق، احترام انسانیت اور آپسی بھائی چارہ کو عام کرنا سب کا فریضہ ہے

/مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا شاندار افتتاح، پورے ملک سے فرزندان توحید کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سیلاب

نئی دہلی: ۹ر نومبر ۲۰۲۴ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہندوستانی مسلمانوں کی سب سے بڑی اور قدیم جماعت ہے جس کی اساس عقیدہ توحید اور کتاب وسنت پر ہے۔ احترام انسانیت ومذاہب عالم کے عنوان پر اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت نے یہ کانفرنس منعقد کر کے انسانیت کا بھولا ہوا سبق اخوت وانسانیت یاد دلانے کی کوشش کی ہے۔ انسان بلاشبہ محترم ومکرم ہے۔ میں مدینۃ النبیؐ سے اسلام کا پیغام امن وانسانیت لے کر ہندوستان آیا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دیش کو امن وشانتی کا گہوارہ بنائے۔ ان خیالات کا اظہار مسجد نبوی کے امام ہمام ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے افتتاحی اجلاس منعقدہ رام لیلا میدان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء دعاۃ کی بڑی ذمہ داری ہے کہ ملک ومعاشرہ کی تعمیر وترقی میں علماء ودعاۃ اپنا کردار ادا کریں یہ وقت کی بڑی ضرورت ہے۔

صدر کانفرنس مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج انسانیت مختلف طرح کی چنوتیوں کا سامنا کر رہی ہے۔ انسان مادیت، دنیا داری کی طرف مائل اور آخرت کی جوابدہی سے بے خوف ہوتا جا رہا ہے جبکہ اسلام نے انسان کو اپنی زندگی کو پرسکون بنانے کے لئے عظیم نسخہ کیمیا عطا کیا ہے اور بلاتفریق کسی مذہب یا مذہبی کتاب کی بے حرمتی سے بچنے کی تعلیم دی ہے اور سماجی رواداری کا حکم دیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ بین المذاہب مکالمہ ایک دینی وسماجی ضرورت ہے۔ نبیؐ نے خود حلف الفضول میں شرکت اور نجران کے عیسائیوں سے مکالمہ کر کے ہم کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے، اپنی بات دوسروں کے سامنے رکھنے کی کوشش کریں اس سے مذہب کا تعارف اور غلط فہمی کا ازالہ ہوگا۔ انھوں نے قومی یکجہتی، آپسی بھائی چارہ کے فروغ، مسلکی ناچاقی کو ختم کرنے، منافرت کو ہوا نہ دینے اور تشدد سے بچنے اور نرمی برتنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں کام آئیں، جنگ وجدال انسانیت کے لئے سب سے منحوس اور مہلک ہے۔ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ مختلف انداز سے اور مختلف مذاہب میں ناچاقی، جھگڑے فساد سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ انھوں نے مسلم پرسنل لا کی حفاظت مدارس ومساجد کی صیانت اور عورتوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری سب سے پہلے مسلمانوں کی ہے پھر آئین کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کی ہے۔ انھوں نے فلسطین کے غزہ کی تباہی وبربادی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا سے جنگ کے خاتمہ کے لئے اقوام عالم کو سنجیدہ کوشش اور اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ میثاق مدینہ کی روشنی میں انھوں نے کہا کہ اس میں مسلم شہریوں کے ساتھ اقلیتوں کے مختلف حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے اور اس معاہدہ کے مطابق تمام شرکاء پر یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ دیگر شہریوں کے حقوق وواجبات کا بھی خیال رکھیں علاوہ ازیں اس میثاق میں کہا گیا ہے کہ اقلیتوں کو اپنے مذہبی شعار کے مطابق زندگی گزارنے، حق اظہار رائے اور امن وامان کی سہولت حاصل ہوگی۔ رواداری کی اس سے اعلیٰ مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبداللہ الزید نے کہا کہ رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر محمد عیسیٰ نے مجھے آپ دیش واسیوں کو امن وآشتی اور محبت بھرا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ ہندوستان کی تکثیریت میں اس کی خوبصورتی ہے۔ احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے عنوان پر اس قابل مبارکباد کانفرنس سے توقع ہے کہ ملکی وعالمی سطح پر اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے اور انسانیت کو تقویت ملے گی۔

ڈاکٹر حسن المرزوقی اسسٹنٹ سکریٹری عالمی کمیٹی متحدہ عرب امارات نے کہا کہ ہندوستان بہت عظیم ملک ہے جس کے اندر اربوں لوگ بستے ہیں۔ زبانیں مختلف ہیں، جن کی عبادتیں مختلف ہیں، جن کے طور طریقے الگ ہیں اس کے باوجود سب کے سب مشترک سوسائٹی میں امن وشانتی کے ساتھ رہتے ہیں۔ جو قابل ستائش ہے۔

اس سے قبل خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر عبد العزیز رحمانی مبارکپوری نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، اس کی تعلیمات اور

اصول وضوابط آفاقی ہیں، اس کی دعوت کسی خطہ اور علاقہ تک محدود نہیں ہے۔ اسلام اوراس کے متبعین کی سرشت میں احترام انسانیت، محبت اور اخوت داخل ہے۔ اسلام کی ان سچی تعلیمات، اخلاقی اقدار وبلند پایہ وپاکیزہ ہدایات کو پوری دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے، انہوں مزید کہا کہ اسلام نے انسانی تعلقات کی استواری کا مکمل پاس ولحاظ کیا ہے، سماج کے ضرورت مندوں، غریبوں کی مدد کرنے اور بیماروں کی عیادت کرنے اور مزاج پرسی کا سبق دیا ہے۔ اور اسلام کی یہ تعلیمات کسی طبقہ تک محدود نہیں ہے، اس میں سبھی فرقے کے لوگ شامل ہیں۔ ہر طبقہ کے ضرورت مند لوگ تعاون ومدد کے مستحق ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے اس اہم کانفرنس کے موضوع ”احترام انسانیت اور مذاہب عالم“ کے انتخاب پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کی ستائش کی اور کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زندگی سے ہمیں ایثار وقربانی کی تعلیم دی ہے۔ ہمارے رسول وانبیاءؑ نے ہمیں امن وشانتی کی دعا کرنے کی تلقین کی ہے مسلمان جہاں بھی رہیں ان کو اپنا عملی نمونہ پیش کرتے رہنا چاہیے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے امیر مولانا فضل الرحمٰن عمری نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کانفرنس کا جو موضوع طے کیا ہے وہ کافی اہم ہے۔ معاشرہ میں انسان کے جان ومال، عزت وآبرو کی حفاظت کی تلقین ہر مذہب میں کی گئی ہے ان تعلیمات کو سبھی لوگوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے امیر قاری محمد یوسف نے کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ دلوں سے کدورت دور کرنے اور سب کے اندر احترام انسانیت کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ اس سے سماج میں امن وشانتی اور بھائی چارہ، آپسی تعاون کا ماحول قائم ہوگا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سرپرست مولانا صلاح الدین مقبول نے کہا کہ اسلام نے احترام انسانیت پر بہت زور دیا ہے۔ اسلام میں احترام انسانیت کی قدر وقیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کتے کی بھی توہین کرنے سے روکا گیا ہے۔ جب جانور کے ساتھ اچھا برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے تو انسان تو اشرف المخلوقات ہے وہ تو احترام کا مزید مستحق ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ اسلام نے تکریم انسانیت کی تعلیم دی ہے۔ انھوں نے قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کے متبعین نے احترام انسانیت کی عمدہ مثال پیش کی ہے۔ اسلام کی ان خوبیوں کو اجاگر اور زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔

ندوۃ المجاہدین کے ذمہ دار ڈاکٹر عبدالمجید الصلاحی نے کانفرنس کے انعقاد پر جملہ ذمہ داران اور امیر محترم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں سسکتی انسانیت کے مصائب کو دور کرنے اور بے چینی کے اس عالم میں انسانیت دکھانے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدروں کو پامال ہونے سے بچانے اور احترام انسانیت کو فروغ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے امیر مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خاص طور سے امیر جماعت مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ پورے ملک کی جمعیتوں نے اس کانفرنس میں حصہ لیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس طرح سے ہمارے اسلاف نے ایثار سے کام لیا ہے اسی طرح ہم کو بھی ایثار کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سورہ حجرات کی ایک آیت کا حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم لوگ اس آیت پر عمل پیرا ہوجائیں تو ایک دوسرے کے بیچ دوری نہیں پیدا ہوگی۔

ڈاکٹر عبداللطیف الکندی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے کہا کہ لڑائی اور جھگڑوں کے اس دور میں یہ کانفرنس کافی اہمیت کی حامل ہے۔ انھوں نے جموں وکشمیر صوبائی جمعیت کے ذمہ داران کی طرف سے مرکزی جمعیت کے تمام ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بھولے ہوئے لوگوں کو انسانیت کا فرض یاد دلانا ضروری ہے۔ فساد، عزت اور جانوں کی پامالی سے پوری انسانیت کو نکالنے کی کوشش ہونی چاہیے دنیا میں کہیں بھی رنگ ونسل کی بنیاد پر فرق نہیں ہونا چاہیے۔ انسان اخلاق کا پابند بنے اور ظلم وزیادتی سے دور رہے۔

مولانا عبدالوہاب جامعی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا نے مرکزی جمعیت کے تمام ذمہ داروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کی دعا دی۔

واضح رہے کہ یہ کانفرنس آج بروز اتوار نو بجے صبح سے رات ۱۰ر بجے شب تک جاری رہے گی۔ اور امام مسجد نبوی ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائیں گے اور اسلام کا پیغام امن وانسانیت سنائیں گے۔ اسی طرح متعدد کتابوں اور پندرہ روزہ جریدہ ترجمان (اردو)، ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) اور ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ (انگریزی) کا اجراء عمل میں آئے گا۔ اور ملک وملت وانسانیت کے حوالے سے قرارداد پیش کی جائیں گی۔

اس کانفرنس کے پہلے دن سبھی نشستوں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی جملہ صوبائی اکائیوں کے ذمہ داران، مجلس شوری وعاملہ کے معزز اراکین شرکت کررہے ہیں۔

مسلمان ملک کی تعمیر وترقی اور امن واخوت کے فروغ میں اپنا ایمانی کردار ادا کریں: امام مسجد نبوی

اسلام کا نظام عدل ومساوات پوری انسانیت کے

لئے باعث رحمت ہے: مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

نئی دہلی: ۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء

مسجد نبوی کے امام محترم ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان نے رام لیلا میدان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقدہ ۳۵ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کھچا کھچ بھرے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان اللہ کا تقویٰ اختیار کریں کیوں کہ ساری کامیابی اللہ کے تقویٰ میں ہے یہ دین ودنیا کی کامیابی اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔امام محترم نے کہا اللہ نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں دین حنیف عطا فرمایا ہے اور اسی دین پر چلنے سے ہمیں نجات ملے گی اور اس دین کی خدمت امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔مسجد نبوی کے امام محترم ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان نے برائیوں، فتنہ وفساد اور دیگر برائیوں سے بچنے کے لئے امت کو سارے معاملات میں کتاب وسنت کو سمجھنے اور سلف صالحین کے منہج کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔انھوں نے کہا کہ سلف صالحین کی توجیہات وتشریحات کی بنیاد پر ہی ہم کتاب وسنت کو صحیح سے سمجھ سکتے ہیں اور اس پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

انھوں نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی تعلیمات کو پوری دنیا تک پہنچائیں۔قرآن کے ساتھ تعلق قائم رکھیں۔کیونکہ قرآن ہی اللہ کی مضبوط رسی اور سیدھا راستہ ہے۔قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل پر بڑے اجر کا وعدہ ہے۔امام محترم نے جمعیت اہل حدیث ہند کو اتنے بڑے اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ جماعت اہل حدیث نے اس موضوع پر اجتماع منعقد کرکے خیر کا کام کیا ہے۔انھوں نے آخر میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے سفر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ہر موقع پر سفری مشقتوں کو دور کرنے میں ان کا تعاون کیا۔

صدر کانفرنس مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ اسلام امن وشانتی اور بھائی چارہ کا مذہب ہے، وہ پرامن معاشرہ اور بقائے باہم کا شروع سے حامی رہا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر اس نے احترام انسانیت کی تاکید کی ہے۔اسلام کی یہ تاریخ رہی ہے کہ اس کے متبعین نے مذہبی رواداری کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔دیگر مذاہب نے بھی مذہبی رواداری کا جو درس دیا ہے ان مذاہب کے متبعین کو اپنانے کی ضرورت ہے۔آپسی میل ملاپ، قومی یکجہتی اور ہمدردی کے جذبے کی تعلیمات پر بلا تشبہ وبلا تزلزل ایمانی ومرعوبیت کے عمل پیرا ہو کر ہم دنیا میں امن وامان قائم کر سکتے ہیں۔چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا وہ احترام کا مستحق ہے۔اسلام نے عدل ومساوات کا جو نظام قائم کیا ہے وہ پوری دنیا کے لئے باعث خیر وبرکت ہے۔ہم عمل کی دنیا میں اتریں۔

انھوں نے کانفرنس میں سب کے تعاون پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اہل حدیث نے صحابہ کرام کی جماعت کے بعد سب سے زیادہ نظم وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔صحابہ کرام کا عمل ہم سبھی کے لئے نمونہ ہے ہم خود کو بھی نظم وضبط کا پابند بنائیں اور دوسروں کو بھی اس کا پابند بنائیں۔انھوں نے کہا کہ کتاب وسنت کی نشر واشاعت کرنے والے ہمارے لئے قیمتی اثاثہ ہیں۔ان کی حوصلہ افزائی ہر سطح پر ہونی چاہیے۔

امیر محترم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی مکی زندگی کی مشکلات اور آزمائش کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ واقعہ طائف ہمیں ہمت وحوصلہ کا سبق دیتا ہے اور سورش برپا کرنے سے روکتا ہے۔اور ہمارے اسلاف بھی اس نبوی اسوہ پر کاربند رہے۔

حافظ عبدالواحد ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو پانڈیچری نے کانفرنس کو موجودہ عالمی حالات کے مطابق کافی اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ سبھی مذاہب کے متبعین کو مذہب کی مشترکہ اقدار غریبوں کو کھانا کھلانا، ماں باپ کی خدمت کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن السّلفی کیرالا نے کہا کہ اللہ نے انسان کو سب سے اچھی مخلوق بنایا اس لئے ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ اچھا سلوک ہونا چاہیے۔موجودہ ماحول میں اس طرح کی کانفرنس کا انعقاد وقت کا تقاضہ ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ لقمان سلفی رئیس جامعہ امام ابن تیمیہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس ایک ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہے جب پوری دنیا انتہائی پرآشوب دور سے گزر رہی ہے۔اسلام نے احترام انسانیت کی بہت تاکید ہے ہمیں اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے کہا کہ احترام انسانیت کا تصور سبھی مذاہب میں موجود ہے لیکن عمل نہیں ہو رہا ہے۔پینتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مقصد یہی ہے کہ احترام انسانیت کو عملی جامہ پہنانے کی دعوت دی جائے۔

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ نے کہا کہ اس وقت انسانیت کو درپیش مسائل پر سنجیدہ گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب نے اس عظیم الشان کانفرنس کے ذریعہ سب کو اس حوالے سے راہ دکھائی ہے۔

ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ نے کانفرنس کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کچھ شر پسند ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اب بھی بہت سی جگہوں پر بھائی چارہ کا ماحول باقی ہے۔انھوں نے کہا کہ انسان انسان ہے اور انسان کو انسان کی کسی قدر کرنی چاہیے۔یہی قرآن کا پیغام ہے۔

بودھ دھرم گروشری آچاریہ یشی پنت شوک جی نے کہا کہ مذہب عمل مسلسل کا نام ہے۔انھوں نے احترام انسانیت اور مذاہب عالم کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد دیتے

ہوئے کہا کہ سبھی مذاہب کے لوگوں کو مل کر پرامن مکالمہ کرنا چاہیے۔مولانا نے اس کانفرنس کے ذریعہ بین مذاہب مکالمہ کا پیغام دیا ہے۔انھوں نے کہا کہ دنیا میں جہاں بھی مسائل اور انسانی بحران ہے وہاں پر حل نکالنا ہوگا۔

شری آچاریہ سشیل منی سناتن دھرم گرو نے جماعت اہل حدیث ہند کے بھائی چارہ اور گنگا جمنی تہذیب کو بنا کر رکھنے کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا مذہبی اقدار پر عمل کرنے سے ہمارا وطن عزیز مضبوط و مستحکم ہوگا۔انھوں نے کہا کہ سبھی کو اس طرح کی کانفرنس کرنے کی ضرورت ہے۔اپنی تہذیب کے مطابق رہنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔یہاں پر سبھی محفوظ ہیں۔

جماعت اسلامی ہند کے امیر انجینئر سید سعادت اللہ الحسینی نے کانفرنس کے عنوان کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں انسانیت پامال ہورہی ہے۔مذہب، نسل، ذات پات اور قومیت کی بنیاد پر انسانوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ان مسائل کے حل کی ذمہ داری اہل مذاہب کی ہے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے امیر مولانا عبدالسلام سلفی نے اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر امیر جمعیت مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اچھی باتیں سننے کے بعد ان کو اپنی زندگی کا عملی نمونہ بنائیں۔اہل حق کی خوبی یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ ہمدرد سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔

آچاریہ وویک منی جین دھرم گرو نے کانفرنس کے عنوان کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی مذہب کے اوتار اور مہارشی ہوں سب نے انسانیت کی تعمیر و ترقی پر زور دیا ہے۔مذہب نے انسانیت کی، محبت کے ساتھ رہنے اور محبت کے پیغام کو عام کرنے کی تلقین کی ہے۔بقائے باہم میل ملاپ کا برتاؤ ہمارے عمل سے بھی ظاہر ہونا چاہیے پوری دنیا کو بقائے باہم کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم دیوبند وقف کے نمائندہ مولانا رفاقت قاسمی نے احترام انسانیت کے موضوع کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے مرکزی جمعیت کو مبارکباد پیش کی۔انسانیت کی تکریم کو ہر انسان کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ مذہب کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔

جناب عمیر الیاسی صدر آل انڈیا تنظیم ائمہ نے امیر جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کی دہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے اجتماعی فتویٰ دینے اور اس کو چھاپنے کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اہل حدیث ہند ہندوستان کی پہلی ایسی جماعت ہے جس نے سب سے پہلے آتنک واد کے خلاف اجتماعی فتوی دیا۔بے قصوروں کو مارنا اسلام نہیں، اسلام جان بچانے کا نام ہے۔انہوں نے کہا امیر جماعت مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے سب کو ایک جگہ جمع کیا۔

مسلم مجلس مشاورت کے صدر ایڈوکیٹ فیروز احمد انصاری نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذریعہ اس کانفرنس میں مختلف دھرم گروؤں کو جمع کرنا کافی اہم اور قابل ستائش ہے۔اگر ضلع سطح پر بھی اس طرح کے پروگرام منعقد کئے جائیں گے تو جھگڑے فساد بند ہوجائیں گے۔

مولانا ثناء اللہ مدنی نے کہا کہ اسلام میں جانوروں کے لئے بھی احترام ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک بدکار عورت کو جانور کی خدمت کرنے کی وجہ سے اس کو جنت مل گئی اور ایک عورت بلی کو باندھ دینے سے اس کے مرجانے کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔

مولانا محمد شفیق ندوی، دکتور طارق صفی الرحمٰن مبارکپوری، مولانا قاری نجم الحسن، صوبائی جمعیت جموں و کشمیر کے امیر مولانا عبداللطیف الکندی نے کہا کہ یہ کانفرنس بہت مفید ثابت ہوگی۔اسلام نے اپنے متبعین کو ایک رول ماڈل دیا ہے۔نبیؐ ہمارے لئے اسوہ ہیں ہمیں ان کی مکمل پیروی کرنی چاہیے۔اجلاس کے دوران متعدد کتابوں اور رسائل و جرائد کا رسم اجراء ہوا اور مختلف مہمانان گرامی کو یادگار پیش کئے گئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیراہتمام

پینتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بحسن وخوبی اختتام پذیر

ملک وبیرون ملک سے سیکڑوں علمائے کرام، عمائدین ملت اور متعدد دھرم گرو کی شرکت، متعدد اہم علمی، تحقیقی اور دعوتی کتابوں اور رسائل وجرائد کے خصوصی شماروں کا اجراء، اہل حدیث ایوارڈ کا اعلان، علمائے کرام کے ایمان افروز خطابات، ملک وملت سے متعلق تجاویز وقرارداد

نئی دہلی: ۱۱؍نومبر ۲۰۲۴ء۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیراہتمام پینتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بعنوان ''احترام انسانیت اور مذاہب عالم'' مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی دعاؤں پر کل شب دس بجے بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوگئی، جس میں مسجد نبوی کے امام سماحۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعیجان حفظہ اللہ نے بطور خاص شرکت کی، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی اور انسانوں کے امڈتے ہوئے سیلاب سے ایمان افروز خطاب کیا، امن و اخوت کی بات کی اور اسلام کا پیغام انسانیت سنایا۔اس پروگرام میں ملک و بیرون ملک سے سیکڑوں علمائے کرام، عمائدین

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

محترم وغیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پرزور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے : (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ وروغن کا سامان یا قیمت مہیا کرا کے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)

RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292